26 NOV 1971

یہ اخبار ہفتہ وار شنبہ کے دن مطبع و بازار امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

قیمت اخبار رسالہ قانونی محصول ڈاک ..

قیمت صرف اخبار " " ..

" " طلبا اور کم آمدنی والے اشخاص کے لئے

قیمت صرف رسالہ قانونی " ..

بغیر رشتہ داہی یا لانہ زر چندہ جاری نہ ہوگا۔ اور چندہ ختم ہونے پر بلا اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت وصول ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین ہفت درج کیجائینگی۔ اعلےٰ درجہ کے مضامین کا بمقبول معاوضہ دیا جاویگا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے۔ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

23 NOV

THE VAKIL AMRITSAR

جلد (۳۱) | نمبر (۱۴) | مؤرخہ ۵ اپریل ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۵ اپریل ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

بجٹ مباحثہ

آبپاشی غیر ملحق گورنمنٹ پالیسی

سر جیمز ولسن ممبر فینانس نے سنی اپریل ۱۸۹۷ء کو نسل میں بجٹ پیش کیا تھا۔ اسکے لئے ۲۱ مارچ ۱۸۹۷ء کی تاریخ مقرر ہوئی تھی۔ اور ۲۱ مارچ کو بجٹ پر کونسل میں بحث ہوئی۔ اور اسے زور و شور سے بحث گرم رہی۔ مگر ناظرین کو معلوم ہے کہ بجٹ کی منظوری یا نامنظوری کسی یا کثرت فیصلہ پر موقوف نہیں ہوتی۔ بجٹ پر غور کرنے کیلئے ممبروں کو ایک ہفتہ کی مہلت ملتی ہے اور اون کو اوس کی نسبت صرف اپنا عقیدہ ظاہر کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ گورنمنٹ پر اوسکی رائے لازمی نہیں ہے۔ اس محدود الاختیاری کی صورت میں صاف ظاہر ہے کہ مباحثہ سے مادی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ ان چند خیر خواہان ملک کو اپنے دلکی بھڑاس نکالنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اونکی مخلصانہ مشورون کو کسی آئندہ وقت میں گورنمنٹ اس پر غور کرے۔ اور کوئی چیز اس کے دل خوش کن خیال سے زیادہ برآمد نہیں ہو سکتی۔

مباحثہ کے شروع ہونیسے پہلے سر جیمز صاحب نے بجٹ کی نسبت ایک تقریر کی۔ جس میں انہوں نے ظاہر کیا کہ باجگذار رعیت کی طرف سے اون کے حقوق اور روپیہ کی مالیت کرنے والے تمام سبب خرچ کرانے والے ہیں۔ ملک کو بحال کا واقعی ہمدرد

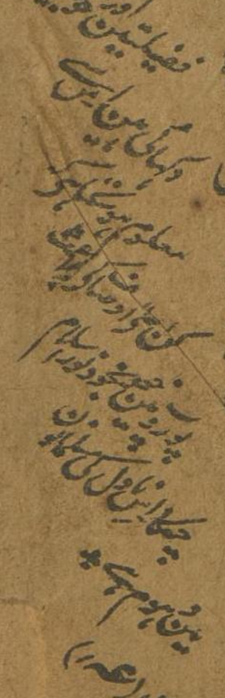

بجائے رہنے میں ساعی رہتے ہیں۔ مگر وہ خود ہی انصاف کریں کہ ۱۸۹۷-۹۸ء کیلئے جو خرچ وہ منظور کرتے ہیں اسمیں خالص باجگذار رعیت کی واقعی فلاح و بہبود کے لیئے جو رقم تجویز کیگئی ہے کیا وہ کل خرچ کا ایک سوان حصہ بھی ہے اور کیا وہ رعیت مذکور کی اشد ضروری حاجتوں کے پورا کرنے کے لیئے کچھ بھی مکتفی ہو سکتی ہے۔ کیا اون کا ضمیر اون کو یہ کبھی تحریک نہیں کرتا کہ جس پبلک کے روپیہ کے وہ خزانچی۔ امین۔ اور قاسم ہیں اوسکی ضرورتوں کیلئے فراخدلی سے نہ سہی اوسی نسبت سے کچھ روپیہ صرف کریں جس تناسب سے دوسرے شعبوں پر کیا جاتا ہے۔ مگر سارہ میں سر جیمز یا گورنمنٹ معذور بھی ہے۔ انیسویں صدی کے آخری نصف حصہ کی اعلےٰ تعلیم اور تہذیب و شائستگی کا مقتضا یہی ہے کہ لفاظی اور زبانی جمع خرچ کو سچی ہمدردی۔ رعایا کو لوٹنے کو رعیت پروری۔ ملک کی واقعی بہتری کے کاموں پر روپیہ خرچ کرنے کو ہزاف اور حکمران فریق کے عیش و آرام اور اونکی خواہشوں کے پورا کرنے پر اندھا دھند روپیہ صرف کرنے کو کفائت شعاری سمجھا جائے۔

کونسل میں قاعدہ ہے کہ جو ممبر سب سے جونیر (ادنیٰ) یعنے سب سے پیچھے ممبر ہوا ہے وہ مباحثہ کی ابتداء کرے چنانچہ بجٹ کے مباحثہ میں ابتداء مسٹر جیمز صاحب سابق کمشنر نے کی۔ اونکی تقریر کا نہ فقط انداز ہی امپیریل کونسل ایسی عظیم الشان اور باوقار مجلس کے مناسب حال نہ تھا۔ بلکہ اوسکا نفس مضمون بھی خود اونکی شان سے بہت گرا ہوا تھا۔ آپ کو بنگال کا استمراری بندوبست سخت کھٹکتا ہے۔ اور اس عایت کے معاوضہ میں زمینداران بنگال پر دوسرے قسم کے جدید ٹیکس لگائے جانیکی صلاح دیتے ہیں مختلف صوبوں کے ساتھ آئندہ پانچ برسوں کیواسطے مقامی اخراجات کیلئے جو معاہدے تجویز ہوئے ہیں اون میں بنگال کے ساتھ اونکی رائے میں بیجا رعایت کیگئی ہے۔ مقامی زائد اخراجات کے پیدا کرنیکے لیئے وہ لوکل گورنمنٹوں کو مزید ٹیکس لگانے کا اختیار دیئے جانے کی سفارش کرتے ہیں مگر ساتھ ہی لفٹنٹ گورنروں کو فضول خرچی کا ملزم قرار دیتے ہیں کہ یہ اپنے کنٹرولر جنرلوں (محکمہ مدوچ) کی ماتحتی میں کٹ پتلیاں بنے ہوئے ہیں جسطرح وہ نچائیں ناچتے ہیں۔

البتہ محکمہ ڈاک خانہ کے ملازمونکی تنخواہوں میں اضافہ کیے جانے کی طرف انہوں نے تاکید کی۔ اس محکمہ کے خاصکر ادنیٰ ملازمونکی حالت بیشک قابل رحم ہے۔ گو مسٹر جیمز کا خود کسی زمانہ میں اس محکمہ کا پوسٹ ماسٹر جنرل رہچکنا اونکی اس سفارش کو بعض لوگونکی رائے میں ایک طرحکی نمائش پر محمول کرنیکا باعث ہو۔ تاہم اونکی سفارش بالکل نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ البتہ اون کی زبانی کے کارزاموں کو مدنظر رکھکر اونکی باقیماندہ تقریر کو پڑھکر سخت حیرانی ہوتی ہے۔ اور کونسل کے اجلاس ہی لفٹنٹ گورنر بنگال اور دیگر ممبروں کیطرف سے جو کچھ اونکی تواضع کیگئی وہ بیشک اوسی کے [illegible] مگر جس انداز میں لاہور کے ہائی کورٹ ججوں نے [illegible] ہیں نہ وہ [illegible] ہیں [illegible] نہیں بچا سکتی

کو صلواتین سنائی ہین - وہ تیار ہے کہ ملکی ہمدردی نے بنگالی بہادر کی قلم سے یہ قابل نفرین عبارت نہین لکھوائی - بلکہ جیمز صاحب سی جن کے علاقہ حکومت مین وہ کچھ برس بسر کر چکا ہے کوئی ذاتی کج و کاوش اوسے ایسا کرنے کی تحریک کر رہی ہے - سر الیگزنڈر مکنزی لفٹنٹ گورنر بنگال نے مسٹر جیمز کے طعن کا معقول جواب دیا - کہ مسٹر موصوف سنده کی ریگستانون مین برسون مدہوش سوئے پڑے رہے اور اون کو دنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہ رہی - اب بنگال مین آنے سی اونکی آنکھین یک بیک کھل گئی ہین - اور بہکی بہکی باتین شروع کر دی ہین - اگر وہ ستمراری بندوبست کے متعلق سرکاری کتابین دیکھ لیتے تو اوسپر اعتراض کرنے کی جرأت نہ کرتے - نواب محمد وحید نے پنجسالہ معاہدہ کو بنگال کے حق مین رعایتی تصور کرنے کی بجائے سخت جابرانہ بتلایا اور گورنمنٹ کے پاس پرزور الفاظ مین درخواست کی کہ ان معاہدون کے تیار کرنے مین لوکل گورنمنٹون سے جی ستمزاج کر لینا ضروری ہے - اور ہر ایک صوبون کی ضرورتون کو معلوم کر لینے کے بعد کوئی رقم معین کرنی چاہیئے - نواب موصوف گورنمنٹ کی یکطرفہ کارروائی کو نہایت جابرانہ خیال کرتے ہین - بلکہ صاف اشارہ کر دیا کہ اگر گورنمنٹ نے میری تجویز کو منظور کیا تو مین لفٹنٹ گورنری سے مستعفی ہو جاؤن گا - اس دھمکی کا اثر سردست صرف اسقدر ہوا کہ ممبر مال نے کلکتہ کے نئے ہسپتال کی عمارت کی تکمیل کے لیئے روپیہ دینے کا وعدہ کر دیا -

مباحثہ مین سب سی مفید تقریرین مسٹر رحمت اللہ سیانی اور مسٹر انسٹ اچارلو صاحبانکی تھین - ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم فروری ۱۸۹۶ء سے اسپر زور دیتے چلے آتے ہین کہ ملک کو قحط کے خطرات سی محفوظ کرنے اور زمینداروں کی فارغ البالی کو متیقن کرنے کے لیئے توسیع آبپاشی سے بڑھکر کوئی چیز ضروری نہین - بشرطیکہ گورنمنٹ نہری آبپاشی کے متعلق اپنی موجودہ پالیسی کو کسیقدر ترمیم کر کے سخت گیری - زیادہ ستانی اور زمینداروں کی اس ضرورت سے ناجایز فایدہ اوٹھانا ترک کر دے -

سنہ گذشتہ کے اخبار و کونسل مورخہ ۱۰ فروری مین اس مسئلہ پر کافی بحث کیگئی تھی - کہ گورنمنٹ توسیع ریلوے پر کیون زیادہ زور دے رہی ہے - اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت کر دیا گیا تھا کہ نہر دت سے سرکار کو ریلوے کی نسبت مالی لحاظ سے بھی زیادہ فایدہ ہے - مگر افسوس گورنمنٹ اونہی وجوہات کے باعث جو مضمون محولہ بالا مین بتائی گئی تھین - توسیع آبپاشی کو نظر انداز کر کے توسیع ریلوے مین اوسی سرگرمی سے منہمک ہے - حالانکہ کمیشن انسداد قحط نے ملک کیواسطے دونون امور کی یکسان ضرورت ثابت کی تھی - اور زیادہ تعجب اس بات کا ہے کہ دو برس کا متواتر قحط بھی گورنمنٹ کو اپنی غلطی سے متنبہ کرنے مین کامیاب نہین ہوا - اور اوسکی طرف سے برابر یہی صدا سُنی جاتی ہے کہ ریلونکی توسیع انسداد قحط مین بہت مفید ثابت ہوئی ہے اور اونکے ذریعہ سے ایک حصہ کا غلہ دوسری جگہ فوراً بڑی آسانی سے پہونچایا جا سکتا - اور پہونچایا جا رہا ہے - جس طرح ریل کے ان بدیہی فوایدسی (جو ان دیگر فوایدسے کہ فوجین چار دن مین رسد کماری سے پشاور پہونچائی جا سکتی ہین - اور انگریزی تجارتی سامان و اسباب اونکی طفیل ہندوستان کی ہر ایک حصہ مین بہت کم لاگت پر اور جلدی پھیلایا جا سکتا ہے) ہندوستان کی ہر ایک صوبہ سے غلہ اور عام پیداوار مین ممالک غیر کیلئے بندرگاہون مین کھنچی چلی جا رہی ہین - بالکل لبحدہ ہین) کسی کو انکار نہین ہو سکتا - لیکن ویسے ہی اس سے بھی کیونکر انکار نہین ہو سکتا کہ ریلین بذاتہ غلہ پیدا نہین کرتین - اونکی توسیع سے غلہ کی پیداوار مین بیشی نہین ہو سکتی - اور جب غلہ نہ ہو تو وہ غلہ کو ڈھونڈھ کر کیا لیکر آئینگی - پس صاف ظاہر ہے کہ انسداد قحط کیلئے غلہ کی پیداوار کو بڑھانا یا کم از کم اوسط پیداوار کو کم نہ ہونے دینا اور غلہ کی باربرداری انتقال مکانی مین سہولتین پیدا کرنا لازم و ملزوم ہین - اور یہ دونون باتین فقط توسیع انہار اور توسیع ریل سی حاصل ہو سکتی ہین - نہرون کا بنانا ملک کیلئے ریلونکی نسبت اس لیئے بھی زیادہ مفید ہے کہ اوپر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے اوس مین سی گو معتد بہ حصہ یورپین انجنیرون وغیرہ کی تنخواہون کے نذر ہو جاتا ہے تاہم باقیماندہ رقم تقریباً ملک ہی مین صرف ہوتی ہے - اور اس کام کے لیئے ممالک غیر سے بہت ہی کم مصالح کے منگوانے کی ضرورت ہوتی ہے - برخلاف ریلون کے جو سرمایہ صرف ہوتا ہے اوس کا جزو اعظم انگلستان یا ممالک غیر سے سامان ریلوے منگوانے پر خرچ آتا ہے - اور ابناء وطن کے حصہ مین سرمایہ کی بہت تھوڑی رقم آتی ہے - ممکن ہے کہ شاید یہ امر بھی کسیقدر گورنمنٹ کو جو اپنے ہموطنون کی اغراض پر ہندیون کے مفاد کو ترجیح نہین دے سکتی - توسیع سیل آبپاشی سے مانع ہو - کہ ریلوے کے پاس تیاری ریلوے کے لیئے ایک

دلیل بھی ہو کہ جس صورت مین تعمیر اگر زیادہ تر روپیہ سے تیار کیجاتی ہین جن کا اکثر حصہ انگلستان سے لیا جاتا ہے تو یہ قرین نظر ہے کہ اس طرح خرچ کیا جائے کہ انگلستان و ہی اوس سے زیادہ مستفید ہون اور یہ استفسار یاری اظہار سے نہین کر سکتے ہین -

گورنمنٹ ہند کی (بشرطیکہ ہمارا خیال دندیہ بالا حکمت عملی اور ہندیون کے مفاد پر انگر کی بہبود کو مقدم رکھنے کی نامناسبت اور قباحت کی محتاج نہین - لیکن ہم گورنمنٹ کو مجبور نہین کرتے کہ وہ ضرور انگلستان کے سرمایہ سے آبپاشی مین - اس کیلئے وہ خود ہندوستان سی قرض لے ا ہین کے روپیہ سے اس کام کی تکمیل کرے - وہ اب بشاڑہے تین فیصد سالانہ سود پر جس قدر رقم چاہے قرض لے سکتی ہے - اور اسے ہندوستان کی کارہ نہر کی مجموعی آمدنی سے سرمایہ خرچ کردہ پر ۱۲ فیصدی خالص منافع حاصل ہو رہا ہے - اگر ایسی معقول بچت ہی وہ اس سے اغماض کرے تو اس کے سوا اور کیا جا سکتا ہے کہ ہماری قسمتون کے مالک ہمکو کبھی قحطاتی - اور افلاس کی بلاؤن سے آزاد نہین دیکھنا چا

بہرحال آنریبل مسٹر رحمت اللہ سیانی اور مسٹر انسٹ اچارلو کے سچے شکریہ کے مستحق ہین کہ اونہون نے رعایاء کی حالت زار کا ٹھیک ٹھیک کھینچنے کے بعد اپنے سے گورنمنٹ کو آپ اس کی طرف متوجہ کرنے کی پوری کوشش کی - اور اگر طرح سے سای یقین کامل ہے کہ ایک دن اپنے مدعاء مین کامیاب ہو جائینگے -

مسٹر رحمت اللہ نے اپنی تقریر مین زراعتی کے قیام پر بھی بہت زور دیا - ہندوستان کی سوائے دنیا مین کوئی ایسا زراعتی ملک نہین ہے جو یا تو مہذب گورنمنٹ کے تابع ہو اور وہان کوئی زراعتی بنک نہ پایا جاوے - یہ کنجت ہندوستان ہی عجیب ملک ہے کہ باوجود ایک ایسی قوم کے زیر فرمان ہونیکے جو روئے زمین پر کسی دوسری قوم کو ہمدردی اور بہی خواہی رعایاء مین اپنا ہمسر نہین سمجھتی اوس مین فقط سرکار ہی کیطرف سے کوئی زراعتی بنک موجود ہے - بلکہ کل ہندوستان مین جو ایک پرائیویٹ بنک چند بڑے ہوئے بمقام مدراس بنام لینڈ مارٹیج اور کمرشل بنک (زراعتی اور تجارتی بنک) قایم کیا گیا تھا اور جس کی متعدد شاخین دیگر صوبون مین بھی موجود ہین اس کمرشل (تجارتی بنک) رہگیا ہے - اگر گورنمنٹ اپنی رعایاء کے اوس حصہ کیلئے جس سے ہر سال ۲۶ کروڑ روپیہ خالص مالیہ اور کوٹ فیس - اسٹامپ نمک انہون وغیرہ وغیرہ ٹیکسون کے علاوہ سات کروڑ روپیہ ارضی کی صورت مین وصول کیا جاتا ہے - روسی پیشقدمی کی روک تھام کے اخراجات یا یورپین ملازمین تبادلہ مین کروڑون روپیہ ہر سال دینے کی وجہ سے اپنی گرہ یعنی رعایاء کے اوس روپیہ سے جو خزانہ داخل ہو جاتا ہے کچھ خرچ نہین کر سکتی - یا کرنا نہین چاہتی تو بقول ہمارے ایک واقفکار نامہ نگار کی مرسلت اٹھ مارچ کے اخبار مین درج ہے وہ ایک رقم سوائی سے جو زمینداروں کی تو گرہ سے نکلتی - خزانہ مین داخل نہین ہوتی) کیون فایدہ نہین اوٹھاتی - زمینداروں سے خالص مالگذاری پر دو روپیہ لیکر پانچ روپیہ فیصد تک ملبہ یا اخراجات دیہی کیلئے نمبردارون کو دلایا جاتا ہے - جو رقم نمبرداروں کو شوق بیگار خود خورد برد کر جاتے ہین - یا وصلباقی نویسون اور سپاہی پیادون کی نذر کر دیتے ہین - اور سٹیٹمنٹ ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی رقم زمینداروں کی سفت رائیگان جاتی ہے - گورنمنٹ غریب رعایاء ان کر کے اگر اسی رقم کو اپنے اہتمام مین لے تو ہر سال پچاس بنک دو دو لاکھ کے سرمایہ رکھنے والے ہے اور چند برسون مین بشرطیکہ مشیت ایزدی برخلاف نہ ہو ہندوستان کا کوئی ضلع زراعتی دس بارہ فیصدی کے حساب سی مالیہ پر لیجاتی ہوتا ہے صرف اوسی قدر حصہ جو سرکاری مازم کر دیا جائے تو نئی صدی کے آغاز سے پہلے ہر ایک کیا ہمارے صوبہ کے لئے لفٹنٹ گورنر اراضیات مین پورے ماہر ہین کہ چند ماہ کے قیام سے وہان کے

خدمت مین پیش کرائے ہین۔ اوسی طرح اگر کل ہند کے لیے نہین تو کم از کم اوس صوبہ کے لیے جس مین کئی برس صرف کرنے کے بعد اب وہ اعلےٰ حاکم ہین گورنمنٹ کو زمینداران پنجاب کی بہبودی کی تدابیر سوچنے اور اوپر کاربند ہونے کی تحریک کرین گے۔

مباحثہ بجٹ مین مسٹر پلیفیر نے ملتوی قسم کے پیغامات تار برقی کی شرح محصول مین ۴ر کردینے بنگال کے کاشت کاران کو آسام مین جاکر آباد ہونے اور توسیع ریلوے کی تجاویز کو عارضی طور پر ملتوی کر دینے کی صلاح دی۔

مسٹر رحمت اللہ اور بابو انند اچارلو کی تقریر دوبارہ افلاس رعایا پر چند انگلو انڈین نے بہت ناک بھون چڑھائے۔ لیکن نواب وائسرائے نے تسلیم کیا کہ گورنمنٹ اپنے فرض کو باحسن وجوہ ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اور ساتھ ہی زبانی افسوس یا وعدہ وعید سے بڑھکر کوئی مفید بات نہ کہی۔ اور ایک حد سے جتادیا کہ ہم غریب رعایا کی بہتری کیلئے کوئی عملی کارروائی نہ کرسکین گے ٭

آنریبل نواب امیر الدین خانصاحب والی لوہارو بجٹ کے مباحثہ کیوقت کونسل کے اجلاس مین شریک نہ تھے۔ ایکٹ ٹامہ مین گاڈکشی کے مقدمہ پر ہندو مسلمانون مین کچھ نزاع ہوگئی تھی جس کے دور کرنے لیئے وہ ۲۲ مارچ کو کلکتہ سے مالیر کوٹلہ چلے آئے تھے۔ اور وہین سے اونہون نے بجٹ پر اپنی رائے لکھ کر کونسل مین روانہ کی۔ جو اکثر انگریزی اخبارات مین چھپ گئی ہے۔ نواب ممدوح نے التواء و معافی لگان اور گورنمنٹ کی بعض دیگر قابل تحسین کارروائیونکی جو تعریف کی ہے اوسپر کوئی منصف مزاج معترض نہین ہوسکتا۔ البتہ جنگی اخراجات اور توسیع ریلوے کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی کی اونہون نے استدلال سے بڑھکر حمایت کی ہے۔ جنگی اخراجات پر اگر زمیندار ان پنجاب نے کبھی نکتہ چینی نہین کی تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ ناقابل اعتراض ہین۔ یہان کے جاہل زمیندار جنکے کہ اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے معمولی حقوق کی نگہداشت نہین کرسکتے بلکہ اون کو جانتے تک نہین تو وہ ملکی معاملات مین کیا دخل دے سکتے ہین۔ اسبارہ مین نواب صاحب اگر لیفٹیننٹ ڈن صاحب سابق گورنر جنرل ہندوستان اور حال فریر صیغہ جنگ انگلستان کی شہادت کو مطالعہ فرماوینگے تو اون کو اطمینان ہوجائے گا کہ بلاشبہ ہندوستان سے فوجی اخراجات کے معاملہ مین منصفانہ برتاؤ نہین ہورہا۔ ریلوے پالیسی کے متعلق ہم اوپر بحث کرچکے ہین۔ اوس کا اعادہ فضول ہے۔ ہان نواب صاحب نے گورنمنٹ کو زمینداروں کی مفلوک الحالی کی طرف توجہ دلانے سے ملک پر بیشک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ قواعد تقاوی کو نرم اور ماتحت عملہ کی دستبرد سے زمیندارون کو بچانے۔ اون کو سودخوارون کے پنجہ سے رہائی دلوانے اور زراعتی بنکون کے قائم کیئے جانے کی تجاویز پیش کرنے سے آنریبل نواب صاحب نے اپنے فرض کو ایک حد تک بخوبی ادا کردیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اگر وہ گورنمنٹ کو بھی آئے دن مالگذاری بڑھاتے چلے جانے سے روکتے اور ریلون کے ساتھ ساتھ وسائل آبپاشی کی توسیع کی صلاح دیتے تو وہ اپنے فرض سے پورے سبکدوش ہوجاتے ٭

کلکتہ کی سنٹرل کمیٹی نے صوبہ متوسطی شمالی کو اور تیرہ لاکھ روپیہ قحط زدگان کی امداد کے لیئے دیئے ہین اس صوبہ نے امداد کاشت کاران کیلئے پہلے ۶۴½ لاکھ روپیہ مانگے تھے۔ اب ۴۰ لاکھ پر قناعت کرتا ہے پنجاب کو پہلے دو لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ مل چکے ہین۔ اور ۲۹ مارچ کو دو لاکھ روپیہ اور دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع ہوگئی ہے کہ پنجاب کو اور کوئی رقم نہین ملے گی۔ پنجاب کی پراونشل کمیٹی نے خیراتی امداد کی چار دن شقون کے لیئے بہ تفصیل ذیل گیارہ لاکھ روپے طلب کئے تھے۔ امدادی کاسون کے مزدورون کے آرام و آسائش کے لیئے ایک لاکھ۔ یتامیٰ کی پرورش کے لیئے ایک لاکھ۔ شریف غرباء اور پردہ نشین مستورات کے لیئے تین لاکھ۔ کاشت کارون کی امداد کے لیئے پانچ لاکھ۔ خود پنجاب مین تین لاکھ روپیہ چندہ ہوچکا ہے۔ اس حساب سے یہان کی پراونشل کمیٹی کے پاس امداد غرباء کے لیئے

لاہور مین زہر خورانی کی مشق بڑے زور و شور سے کی جارہی ہے۔ اور مسلمانون کو مسموم کرنے کے لیئے طرح طرح کی حکمت عملیان برتی جارہی ہین۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ درختون کے پھل وغیرہ توڑنے کے لیئے اکثر مسلمانون کے لڑکے ہی آوارہ گرد پھرا کرتے ہین۔ انکی آوارہ گردی کا خاتمہ کرنے کے لیئے بیرون کے نیچے ریوڑیان بکھری ہوئی پائی جاتی ہین۔ مسلمانون کے گھرون کے دروازون پر اور ڈیوڑھیون مین زہردار شیرینی پھینک دیجاتی ہے۔ کہ شاید کوئی نادان بچہ اٹھاکر کھالے۔ چند روز ہوئے خان بہادر منشی سردار خانصاحب پوسٹماسٹر لاہور کے مکان کے پاس سم دار شیرینی کی ٹوکری پائی گئی۔ نہ معلوم کوئی بچہ یا بڑا اوٹھانے نہ پایا تھا کہ وہ اٹھالیگئی۔ زہر خورانی کی اطلاع چونکہ عام ہوچکی تھی آزمایشاً کچھ مٹھائی کتے کو ڈالی گئی جو فوراً مرگیا۔

سنا گیا ہے کہ خان بہادر نے مٹھائی کو فوراً زمین مین دفن کرادیا۔ ۳۰ مارچ کو ایک مسلمان شاہ عالمی اور موچی دروازہ کے درمیانی باغ مین زہر سے مردہ پایا گیا۔ ۲ اپریل کی شام کو طویلہ شاہ نواز کے قریب ایک مسلمان لڑکے کو مسموم کیا گیا۔ مگر وہ فوراً شفاخانہ پہونچایا گیا۔ اور جانبر ہوگیا۔ کہا جاتا ہے کہ اوسکے معدہ سے انیونکی زہر برآمد ہوئی ہے۔ الغرض فریق ثانی مین اسقدر جسارت اور اس قسم کی واردات اون کی ایسی کثرت ہوگئی ہے کہ گورنمنٹ کو اون کے لیئے فوراً زبردست کارروائی کرنی لازمی ہے۔ ورنہ نہ فقط نقص امن کا اندیشہ ہے۔ بلکہ دیدانستہ سو مے ایک دن یہی مشق حکمران فریق پر کرنی شروع کردین گے ٭

سکھر مین وبا ایسی مہلک اور تیز ہوگئی ہے کہ کمشنر صاحب سندھ نے حکم جاری کردیا ہے کہ اول درجہ کے مسافرون کے سوا اور کسی کو سندھ سے باہر پنجاب کا ٹکٹ نہ دیا جاوے اور سکھر کے پل پر پہرہ کھڑا کردیا گیا ہے جو سوائے لمبی سارٹیفکیٹ کے کسی پیدل مسافر کو پنجاب کی طرف نہین آنے دیتا۔ اسیطرح بلوچستان و کوئٹہ کیلئے کسی مسافر کو درجہ سوم یا درمیانہ کا ٹکٹ نہین ملتا۔ عام خیال تھا کہ گرمی پڑنے پر وبا کی حدت مین کمی ہوجائیگی۔ مگر یہ بھی غلط ثابت ہوا۔ بمبئی مین ایک آدھ ہفتہ وبا کسیقدر کم مہلک ہوگئی تھی۔ اب پھر وہی حال ہے۔ ایک انگریزی اخبار کی رائے ہے کہ جس وقت بمبئی مین وبا نمودار ہوئی تھی۔ اگر اسی وقت گورنمنٹ بمبئی کو یا قیماندہ ہندوستان سے بالکل الگ کرکے کسی کو وہان سے باہر یا اوس مین داخل نہ ہونے دیتی تو خواہ اس صورت مین بمبئی کی کل آبادی تلف ہوجاتی پھر بھی بہت آسام رہتا وہ اندازہ لگاتا ہے کہ اب تک کل ہندوستان مین بمبئی کی آبادی سے کم لوگ اس مرض کا شکار نہین ہوچکے اور باوجودیکہ اس بلاء کو مسلط ہوئے سات مہینے گذر گئے ہین بجائے اختتام کے اوسکا آغاز ابھی شروع ہوا ہے۔ اخبار مذکور پنجاب گورنمنٹ کو صلاح دیتا ہے کہ اگر پنجاب کو بچانا منظور ہے تو وبا زدہ صوبون سے کوئی چیز براہ خشکی یا دریا یا ریل داخل نہ ہونے دیجائے اور آمد و رفت قطعاً روکدی جائے۔ شاید اخبار مذکور کو یہ معلوم نہین کہ کوئی انسانی تدبیر قوانین الٰہی سے نہین بچاسکتی

زراعتی تعلیم

ہندوستان کے متواتر قحط مذہبی محکمہ قائم کئے جانیکے محرک ہوئے تھے۔ تاکہ اسباب قحط کی تنقیح اور بشرط امکان اسکی پیداوار کی اوسط کو باستقلال بڑہانیکی کوشش کیجائے۔ اسی خاص محکمہ کا خیال پہلے اُس کمیشن کو پیدا ہوا جو اڑیسہ کے قحط کا باعث معلوم کرنیکے لئے سنہ ۶۶ء میں مقرر کی گئی تھی۔ اُسنے لارڈ میو گورنر جنرل کیخدمت میں رپورٹ کی۔ اور اُسکے بعد گورنمنٹ ہند کے دفتر سکریٹریٹ میں زراعت کے متعلق ایک علیحدہ شاخ کھولدیگئی۔ مسٹر جان سٹریچی نے سنہ ۷۵ء میں مہ مغربی شمالی میں ایک پراونشل زراعتی محکمہ قایم کیا۔ سنہ ۷۶ء کے قحط سے گورنمنٹ ہند کی شاخ پہلے تو سنہ ۷۹ء میں بند کردیگئی۔ مگر قحط مذکور کی کمیشن کی رپورٹ پر جو سنہ ۸۰ء میں پیش کی گئی۔ وہ شاخ ایک بڑے پیمانہ پر پھر قایم ہوئی۔ جس بیرحمانہ سوچ بچار اور توقف و درنگ کیساتھ ہندوستانی گورنمنٹ کے انتظامی مشین کے پرپرزے کام کرتے ہیں اسی کمیشن کی حالت سے معلوم ہوسکتی ہے کمیشن سنہ ۷۸ء میں مقرر کی گئی۔ تمام ملک میں دورہ کرنیکے بعد اُسنے سنہ ۸۰ء میں رپورٹ ارسال کی۔ مگر کمیشن کی سفارشوں پر فوراً ہی عملدرآمد شروع نہ کیا گیا۔ اُنپر غور کرنے کے لئے سنہ ۸۲ء و سنہ ۸۳ء میں بمقام کلکتہ اور سنہ ۸۸ء میں بمقام دہلی پھر سنہ ۹۰ء اور سنہ ۹۳ء میں زراعتی کانفرنسیں ہوئیں۔ سر ایڈورڈ بک صاحب سابق سیکرٹری صیغہ مال گورنمنٹ ہند نے کسی سال خاص ڈیوٹی پر رہکر حال میں ایک ضخیم رپورٹ زراعتی مسئلہ پر تیار کی ہے۔ بارے خدا خدا کرکے اس رپورٹ کے پڑہنے سے نواب وائسرائے یا گورنمنٹ پہلی کمیشن کی سفارش سے تیس برس اور ابتدائے قیام محکمہ سے ۲۵ برس بعد اتنا ظاہر کرنیکے قابل ظاہر ہوئی ہے کہ صوبوں کے زراعتی محکمے اپنے مدعا کے حصول کے لئے اس عام اصول پر کاربند ہوں "زمینداروں سے بیشک گورنمنٹ کو نہایت سچی ہمدردی ہے کہ اُنکی بہتری کے لئے مختلف صوبوں میں زراعتی محکمے قایم کئے اور اُن محکموں کے عمل کے لئے ایک عام اصول سوچنے اور قایم کرنیمیں ۲۵ برس لگا دیئے۔ جس محکمہ کے عام اصول ایسی سوچ بچار کے خواہ اس اثنا میں اُن لوگوں کا خاتمہ بالخیر ہی ہوگیا ہو جنکی مفاد کے لئے اُسے قایم کیا گیا ہے) مقرر کئے گئے ہوں۔ وہ کیوں نہ مفید ہوگا؟

مگر تعجب اور افسوس تو یہ ہے کہ جب کروڑوں کے خرچ کی جنگی مہمیں۔ توسیع ریلوے کے پروگرام۔ اور ایسے اہم قوانین جنسے تمام ملک میں ہلچل پیدا ہونیکا احتمال ہو اور جو رعایا کے مذہبی خیالات کو بھی کسیقدر صدمہ پہنچانیکا موجب ہوسکتی ہوں ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ یا غایت درجہ چند مہینوں کی صلاح و مشورہ کے بعد منظور کرکے اُنپر عمل بھی شروع ہوجاتا ہے تو پھر غریب زمینداران پر کیوں اسقدر خاص توجہ کی جاتی ہے۔ کہ پچیس پچیس اور تیس تیس برس تک کانفرسوں ہی کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ زراعتی محکمہ نے قایم ہوتے ہی پہلا کام یہ کیا۔ کہ ہر ایک ضلع پرگنہ اور محال کی زراعتی کیفیت کو معلوم کرسکنے کے لئے باقاعدہ گرداوریاں اور کاغذات دیہی کی ترتیب و تیاری کا کام شروع کرایا۔ اور پھر بتدریج زمین کی اقسام۔ اُنکے مناسب حال کہادوں کی دریافت۔ امراض مویشی و درختان۔ اُنکے باعث اور اُنکی انسداد یا تخفیف یا علاج کی تدابیر۔ توسیع آبپاشی نہری کی تاثیر اور اُس کی قیمت۔ چارہ اور سوکھنی لکڑی کی مقدار بڑہانا۔ پرانے غلہ اور آلات کی درستی اور نئے کی ترویج اور طریق کشاورزی میں اصلاح وغیرہ وغیرہ کام شروع کئے۔ اور ان مختلف مقاصد کی تکمیل کے لئے محکمہ پیمائش جیالوجیکل (طبقات الارض) مٹی آبولاجیکل (حوادث سماوی) بوٹانیکل (نباتاتی) سول ویٹی رینیری (بیطاری) اور کئی دیگر محکمے قایم کئے گئے۔ مگر ان تمام محکموں سے عملی طور پر جو کچھ فائدے زراعت ملک یا کاشتکاران کو پہنچ رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ میٹی آرولاجیکل محکمہ تو خیر ہے ہی ایک ڈہکوسلہ ہی۔ اور اُسکے قیاس اور رپورٹیں آجتک تو کبھی سچی نکلتی نظر نہیں آئیں۔ بیطاری۔ ایسا محکمہ بھی کاشتکاروں کیواسطے جیسا کہ چاہئے مفید ثابت نہیں ہوا مگر اس کو تاہی کا قصور بجائے اسکے کہ محکمہ پر لگایا جاوے۔ کام کرنے والوں پر ہے۔ جو دیانت داری سے کام نہیں کرتے۔

تاہم یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ زراعتی محکموں کی حسن کارگذاری کام کرنے کی جگہ زیادہ تر نہ کرنے پر منحصر رہی ہے زراعتی محکموں کے قیام پر اکثر اہل الرائے ابنائے ملک معترض ہیں۔ کہ ہم کو ان کی ضرورت نہیں۔ ہمارے کاشتکار صدیوں کے تجربہ سے فن زراعت و بیطاری میں کامل ماہر ہوگئے ہیں۔ اور وہ اپنے ملک کی آب و ہوا اور زمینوں کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ مغربی طریق کشاورزی یہاں کام نہیں دے سکتا۔ اور یہاں مزدوری اسقدر سستی ہے۔ کہ کلوں وغیرہ کی احتیاج نہیں ہے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ جن افسروں کو خود زراعت سے کوئی مس نہیں۔ وہ اصلاح کی کیا خاک ہدایت کرسکتے ہیں۔ گورنمنٹ کے پاس یہ حجت ہے کہ ہندوستان کی ارضیات کی قابلیت پیداوار سے ابھی تک پورا فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ اور مزروعہ زمینیں موجودہ پیداوار سے زیادہ فصل پیدا کرسکتی ہیں۔ دوسری حجت وہ پیش کرتی ہے۔ کہ دہقانی مدارس کے کھولنے سے زمینداروں کی تنگ خیالی دور ہوسکتی ہے۔ اور انمیں نئی ذرائع سے مستفید ہونیکی استعداد پیدا کی جاسکتی ہے۔ اور جب یہ استعداد پیدا کردی گئی۔ تو ماہران فن زراعت کی موجودگی بہت مفید ثابت ہوگی۔ امر دوم کے ساتھ یہ بتا دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ گورنمنٹ زمینداروں کو عام تعلیم دینے سے ڈرتی ہی ہے۔ اور اُسے اندیشہ ہے۔ کہ تعلیم پانیسے زمینداروں کے سر پر بھی وہی خبط آزادی کا نہ سوار ہوجاوے جو تعلیم کا اسلئے باوجود زبانی جمع خرچ کے زمینداروں کی تعلیم کیواسطے عملاً کوئی نمایاں کارروائی نہیں کی جاتی۔ زمینداروں کو بیشک ایسی تعلیم دینا جس سے وہ اپنے پیشہ کو بنظر حقارت دیکھنے لگ جائیں۔ یا زراعت کرنیکے قابل نہ رہجائیں ملک کے لئے نہایت مضر ثابت ہوگا۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اُن کو فیضان تعلیم سے بالکل بے بہرہ رکھا جاوے۔ اور جو خوب تعلیم اُنسی برابر وصول کرکے اُس روپیہ کو شہری لوگوں یا دیہات کے بنیوں اور غیر کاشتکاروں کی جماعت پر خرچ کیا جاتا ہے

گورنمنٹ کا یہ خیال بھی ٹھیک ہے کہ ہندوستان کی زمین میں اور زیادہ پیداوار کی قابلیت موجود ہے لیکن موجودہ مزروعہ زمین سوائے خاص خاص قلیل الرقبہ علاقوں کے جو صدیوں سے زیر کاشت چلے آتے ہیں ابھی ایسی کمزور نہیں ہوگئی کہ اسکیواسطے مصنوعی کھادوں کی احتیاج ہو۔ چراگاہوں کے لئے معقول حصہ محفوظ رکھنے کے بعد بھی ابھی اسقدر زمینیں بنجر پڑی ہوئی ہیں۔ کہ اگر اُن کو آباد کرایا جاوے۔ تو پیداوار میں بے اندازہ اضافہ ہوسکتا ہے گورنمنٹ ملک کی زراعتی ضرورتوں سے ناواقف نہیں ہے۔ صرف اُس کی توجہ کرنے کی کمی ہے۔ اور جب تک وہ عملی طور پر زمینداروں کی بہبود اور فلاح کے لئے مستعدی کیساتھ کوشش نہ کریگی۔ تب تک صرف زبانی ہمدردی اور کاغذی جمع خرچ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ اور کچھ عرصہ اسی طرح تغافل کرتے چلے جانیسے اُن کی حالت جو پہلے ہی سے نہایت قابل رحم ہورہی ہے۔ ناگفتہ بہ اور لاعلاج ہوجائیگی۔

ناظرین کو کئی دفعہ بتلایا جاچکا ہے۔ کہ مغربی افریقہ میں فولاہ قوم کی اسلامی سلطنتوں اور ریاستوں کے علاوہ فرانسیسی علاقہ سینگال کے جنوب مشرق میں بھی ایک زبردست اسلامی سلطنت سموری موجود ہے۔ شاہ سموری کے پاس قریباً ایک لاکھ جرار فوج جدید اسلحہ سے مسلح اور پوری قواعد دان ہے۔ فرانس نے کئی دفعہ اس سلطنت پر فوجکشی کی۔ مگر ہر بار سخت رُک اُٹھائی۔ اور اب وہ کئی برسوں سے اُسطرف رُخ کرنیکی جرأت نہیں کرسکتا پچھلے دنوں انگریزوں کی بھی ایک مہم سموری کی طرف گئی تھی۔ وہ بھی حسب سودے ہی سلطان سموری کے ایک افسر سے خط و کتابت کرکے واپس ہٹ آئی۔ اب ولایت کی تازہ ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ ایلورین۔ نیوپ۔ اور نین کی ریاستوں کے فتح کرلینیسے انگریزی ناٹیگر کمپنی کو اس سلطنت پر بھی حملہ کرنیکا حوصلہ پیدا ہوگیا ہے۔ اور لورپول سے چند انگریز افسر اکرا کو روانہ ہوگئے ہیں۔ کہ دیسی قوم ہوسا کی سپاہ تیار کرکے اس عظیم الشان مسلمان بادشاہ کو بھی مطیع فرمان کرنے کی کوشش کیجائے۔ ہوسا سپاہی پچھلی مہموں میں بہت کارآمد اور جری ثابت ہوئی ہیں۔ اور اُنکے بہروسہ پر انگریز اپنی معمولی پالیٹیکی کاربند ہوکر اب دوسری دیسی قوموں کو فتح کرنے کی تیاریاں کرنے میں مصروف ہوگئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ناٹیگر کمپنی کے مہتممون نے اس خطرناک مہم کے نشیب و فراز پر اپنی طرف سے کافی غور کرلیا ہوگا۔ لیکن بسا اوقات طمع ملک گیری اور تازہ فتوحات کی سرمستی انسان کو ناعاقبت اندیش بنا دیتی ہے۔ سموری سلطنت کے جسقدر حالات ہم کو معلوم ہیں اُنسے تو یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ کہ اگر انگریزی کمپنی نے سموری پر فوجکشی کردی۔ تو وہ ایسی ہی غلطی کریگی۔ جیسی کہ نپولین نے روس پر چڑہائی کرنے میں کی تھی۔ اور اس غلطی کا جو خمیازہ نپولین کو بھگتنا پڑا تھا۔ وہ تاریخ جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کیا انگریزی قوم ملکہ معظمہ کی شصت الماسی جوبلی عہد حکومت کی خوشی کے موقعہ پر بھی خونریزی اور غریب و کمزور ایشیائی اور افریقی قوموں کی ہتکینی سے تھوڑے عرصہ کے لئے باز نہیں رہسکتی۔ سلطنت سموری کا محل وقوع افریقہ کے نقشہ میں جو پچھلے ہفتہ کے اخبار کیساتھ شائع کیا گیا تھا درج ہے اُسکے جنوب میں فرانس اور انگلستان کے مقبوضات ساحل ملائی واقع ہیں۔ اور شاہ موصوف پر الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ وہ انگریزی تجارت کو اندرون ملک میں پھیلنے نہیں دیتا۔

وبا اگرچہ ابھی تک ہندوستان کے صرف دہی صوبوں میں پھیلی ہے۔ مگر ڈاکٹروں کا ماننا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ لاہور کا روزانہ انگریزی ہمعصر لکھتا ہے کہ میڈیکل کالج کے لئے وظیفوں کی تعداد بڑہا کر گورنمنٹ تو نوجوانوں کو اس فن کی تعلیم پر راغب کرنیکی پوری کوشش کررہی ہے لیکن شاید عام لوگوں کو اسکا علم نہیں ہے۔ اور اسلئے وہ اسطرف متوجہ نہیں ہوتے۔ تاہم اگر اردو اخبارات اس امر کی اشاعت اپنے ذمہ لیں۔ تو ہماری نسبت زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ دیسی اخبارات کو دبا کا شکوہ ہونا چاہئے کہ اُس کی تلخیص شدہ خلاصہ

مراسلات

ندوۃ العلماء و دار العلوم

جسم اور جان کی طرح امورات دینی و معاملات دنیوی شریعت محمدیہ میں باہم منوط مربوط ہیں۔ چنانچہ ہمارے شریعت پر مثل آفتاب کے روشن ہے۔ لہذا بانی اسلام نے اہل اسلام کی دینی و دنیاوی صلاح و فلاح کیواسطے ایسے قوانین منضبط فرمائے ہیں جو تا قیام قیامت قایم رہیں۔ (یہ امر اور مذاہب میں مفقود ہے) اور جو اہل اسلام ان قوانین کے پابند رہینگے وہ اپنے زمانہ کی تمام اقوام سے ممتاز و سرفراز ہونگے چنانچہ عہد صحابہ اور زمانہ تابعین اس امر کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔

ہدایت جناب رسالت مآب صلعم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی امت کی رہبری اور رہنمائی امور دینی اور دنیوی کے کیواسطے فرمائی ہے اور بعدہٗ خلفاء راشدین اور انکے جانشین (جو ہمارے مقتدا ہیں) دونوں جہانکے رہنما ہے۔ اسیطرح وہ علماء جو ورثاء نبی کے مبارک خطاب سے ممتاز ہیں۔ جب تک اپنی ذمہ داری کے کام کو عمدہ طور پر انجام دیتے رہے۔ اہل اسلام پر دینی اور دنیوی فتوح کے پھاٹک مفتوح رہے۔ اور اُن کی سعی اور کوشش سے اسلام اکثر حصص ایشیا اور ممالک افریقہ میں اور کچھ حصہ یورپ کے پھیل گیا۔

یہ بھی مرکوز خاطر رہے کہ اسلام کی تواریخ کے صفحات اس امر کو اپنے سینوں میں جگہ دیئے ہوئے ہیں کہ ہر وارث نبوت ایسی لیاقت رکھتا تھا کہ اگر اُس کو مسجد کے فرش کی صفوں کے آگے کھڑا کردو۔ تو وہ ایک امام مسجد کا کام دے۔ اور اگر اُس کو میدان جنگ کی صفوں کو سامنے دشمن کے مقابل کردو۔ تو وہ ایک اعلےٰ درجہ کے سپہ سالار کا کام عمدہ طور پر انجام فرمائے۔

زمانہ کی لوٹ پلٹ نے ایک نئی صورت پیدا کی یعنی ہیئت مجموعی کی تقسیم کردی پس علمائے دینی مسائل کا بیان تو اپنے ذمہ لیا۔ اور دنیاوی معاملات کا بار دوسروں کو سر ڈالا۔ اور اس صدی کے علماء نے ایک بات اور ایجاد فرمائی یعنی اختلافی مسائل پر رسالہ بازی اور طبع آزمائی۔ اس وجہ سے فی الحقیقت اہل اسلام پستی کی حالت میں۔ بارہا اور علمائے اسلام کم قدری اور کم منزلت کی نظر سے دیکھے جانے لگے۔ لیکن عنایت ایزدی نے اہل اسلام کو خواب غفلت سے عموماً اور علماء دین کو خصوصاً آب رحمت سے بیدار کرکے اُنکے دل و دماغ میں الہام فرمایا۔ کہ ایک انجمن کے ذریعہ سے اپنی بگڑی ہوئی قسمت کی اصلاح کریں۔ چنانچہ وہ انجمن ندوۃ العلماء ہے جسمیں صدہا علماء اور سینکڑوں مشایخ اور اہل باطن اور ہزاروں اہل اسلام ہر طبقہ کے آپس میں مل جلکر ہماری بدقسمتی کی اصلاح اور اُس اصلاح کی صلاح و فلاح کی تدابیر سوچتے ہیں حقیقت میں ندوۃ العلماء اہل اسلام کیواسطے وہ کام کرتا ہے اور کریگا جو پانی مرجھائی کھیتی اور تشنہ لب کے ساتھ کرتا ہے

جب کہ ندوۃ العلماء اہل اسلام کے حق میں آب حیات کا کام کر رہا ہے تو اُسکا اجلاس جلد جلد اور ہر شہر بلکہ ہر قصبہ میں ہونا ایک ضروری کام معلوم ہوتا ہے۔ اور ہر شہر اور قصبہ میں ندوۃ العلماء کی مجالس کے فوائد تو بہت روشن ہیں لیکن انکے عملیں آنیکی سبیل ہونی چاہیے۔ میرے نزدیک ایسی مجالس قایم کرنیکی تدبیر یہ ہوسکتی ہے کہ جن شہروں اور قصبوں بلکہ دیہاتوں میں ندوۃ العلماء کے رکن (ممبر) موجود ہیں وہ رکن صاحب اپنی قیام گاہ میں ایک انجمن بنام انجمن تائید ندوۃ العلما یا معین ندوۃ العلما قایم فرمادیں۔ اور اُس بستی کے لوگوں کو جمع کرکے ندوۃ العلماء کے فوائد سے اپنے برادران ایمانی کو مطلع فرماکر اپنا ہمدرد بنادیں۔ اور جس بستی میں رکن ندوہ کا نہ ہو وہاں واعظ صاحب تشریف لیجائیں اور وعظ پند فرماکر اہل بستی سے انجمن تائید ندوۃ العلما قایم اور جاری کرائیں اور اُنکی کارروائیوں کی اخبار یا رسالہ میں چھپوا کر کل انجمنوں میں روانہ ہوں۔ تاکہ آپس میں ہر ایک کی کارروائی کو معلوم کرکے جو عمدہ بات ہو وہ اختیار کی جائے۔ اور جب یہ امر راس آجائے تو انجمنان مذکور کے ذریعہ سے دار العلوم کیواسطے سرمایہ وافی و کافی طور پر نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ فراہم ہونا ممکن معلوم ہوتا ہے۔

ایک یہ صورت بھی فراہمی چندے کی ہوسکتی ہے کہ جو اہل اسلام صاحب ثروۃ ہیں۔ انکو انجمنوں یا واعظوں کے ذریعہ سے تحریک کیجائے کہ زکوٰۃ کا کل یا جزو حصہ ندوہ کو دیں۔ تاکہ دار العلوم کے مصارف میں صرف ہو۔

دوسرے جو اسراف کہ رسوم شادی یا غمی میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ انکو دیندار واعظوں کے ذریعہ سے جائز حد تک جاری رکھیں اور اُسمیں سے کچھ حصہ دار العلوم کیواسطے قایم کرائیں۔ تیسرے اہل اسلام والیان ملک پر دار العلوم کے فوائد ظاہر کرکے امداد کی استدعا کریں۔ پھر تو امید ہے توجہ میں سب کچھ ہے۔ چوتھے مسلمانوں میں بفضلہ تعالےٰ فرادی فرادی شجاعت سخاوت اور ہمدردی وغیرہ موجود ہے۔ لیکن صرف اسبات کی ضرورت ہے۔ کہ بکھری ہوئی قوت کو یکجا کیا جائے اور کام لیا جائے یعنی فیاض طبع اور سخی اہل اسلام کو اس جانب مائل کیا جائے اور عام اہل اسلام سے اُن کی زیادہ سے زیادہ آمدنی کے چالیسویں حصہ کی اس کار خیر میں شریک ہونیکیواسطے مدد چاہی جائے۔ پانچویں اوقاف سے اہل اسلام کی اس کار خیر میں مدد لی جائے۔ تو دار العلوم کا تیار ہونا ایک آسان بات ہے۔

یا الٰہ العالمین بانیان و حامیان کے اس نیک ارادہ میں کامیابی عطا کر اور اہل اسلام کو اس سے متمتع و منتفع فرما!!! آمین آمین یا مجیب دعوات السائلین۔

قصیدہ من تصنیف منشی لشمبر داس صاحب بھنڈاری المتخلص بہ منشی ساکن بٹالہ

بر سر خاک شہیداں بچہ عنواں رفتم — قطرۂ خوں شدم و از رہ مژگاں رفتم

شعلہ طور دل سوزاں بکف گریہ کناں — بر سر گور غریباں بچراغاں رفتم

ساغر لالہ کنم پر ز مئے خون جگر — اشک ریزاں ز غمش چوں بہ بیاباں رفتم

سر شوریدہ بشوقش دل نالاں دربر — آمدم بے سر و سامان و بساماں رفتم

رستم از رنج و الم ملک غم آباد جہاں — چوں بعشرتکدۂ خاک نشیناں رفتم

بود فرش رہ او ناصیۂ نقش سجود — در مقامے کہ فیض دل نالاں رفتم

مژدہ اے دل کہ ز فیض نظر اہل دلاں — ہم عناں بچہ خورشید سواراں رفتم

ساغر دل ز مئے عشق لبالب کردہ — از سر بزم جہاں بالب خنداں رفتم

نکتہ گیرم بغلاطوں بدبستان خرد — سر شوریدہ ببازیچۂ طفلاں رفتم

حکمت آموختم و گنج ہنر ورزیدم — آخر کار ازیں مرحلۂ ناداں رفتم

میروم ہمقدم قیس بجولاں گہ عشق — در زلیخا منشاں چوں مۂ کنعاں رفتم

ہوس حسن پرستی بدلم جلوہ نمود — صورت آئینہ در دست حسیناں رفتم

آمدم نادر میخانہ بصد رنج و الم — ساغر مے زدم و نغمہ سرایاں رفتم

بر در پیر مغاں دوش ہمستی گفتم — شاد باشی و ز درگاہ تو شاداں رفتم

بار خاطر نشدم بلکہ نشاط افزودم — ساغر جم شدہ در بزم حریفاں رفتم

شب کہ از تشتر غم سینہ بکاوش دادم — گوہر اشک شدم تا سر مژگاں رفتم

رفت بر باد نہ خاک تن من بعد فنا — سرمہ گردیدم و در چشم غزالاں رفتم

بر خش زلف پریشاں بچہ عنواں کردم — بوئے گل گشتم و با باد بہاراں رفتم

کردہ صد چاک دل خویش بہ رنگ شانہ — بہر آرائش آں زلف پریشاں رفتم

بوئے آزادگی از طرز طریقم آید — نہ بامید کرم بر در شاہاں رفتم

منت از بخت ازیں کہنہ بساط دنیا — کہ سبکدوش ز احسان عزیزاں رفتم

ہمت عالی من بیں کہ ز سر چشمۂ خضر — بالب تشنہ تر از ریگ بیاباں رفتم

بار احسان نکشم جلوۂ رعنائے چمن — چشم بربستہ ز نظارہ و حیراں رفتم

چشم بر روضۂ جنت نکشایم اکنوں — رفت عہدے کہ بگل گشت بگلستاں رفتم

تشنہ لب خضر دہان سوئے من آرد از شوق — بامید و جام چو بر چشمۂ حیواں رفتم

منم آں گوشہ نشینے کہ گرز گوشہ کسے — بر در حور مرا بردہ بزندان رفتم

منم آں رند قدح نوش کہ در روز جزا — جام صہبا بکف دست بدیواں رفتم

منم آں مست الستم کہ انا الحق گویاں — تا سر دار چو منصور خراماں رفتم

منم آں سوختہ جانے کہ ز دل شعلہ نشاں — صفت برق بچرخ من گہ عصیاں رفتم

منم آں عاشقِ جانبازِ دیدار پرست — کہ ز جاں رفتہ بکلوہ گہِ جاناں رفتم

منم آں پیشۂ شیریں سخن اعجاز طراز — مردہ را جاں دہم آنجا کہ غزل خواں رفتم

منم آں بلبلِ دستاں زنِ شیریں سخنے — کہ بطوطی دہناں چوں شکرستاں رفتم

منم آں تاجرِ خوش صنعت کہ در ملک سخن — نہ بکسادیٔ کالائے فراواں رفتم

عزیزِ عہد خود ہم نقدِ سخن ہست گواہ — نہ بتاراج دُرِ معنی سحباں رفتم

شاعرم شعر فروشی نبود شیوۂ من — کے ثناخواں بسرِ پردۂ خاقاں رفتم

در رہِ حمد طرازی ز رگِ ابرِ قلم — چوں کفِ جود کریماں گہر افشاں رفتم

در خیالِ چمن آرائے خیابانِ وجود — چشم وا بستم و از گلشنِ دنیا رفتم

بلبلِ نغمہ سرا مہر بمنقار نہاد — نغمہ ریزاں چو بوصفش بگلستاں رفتم

ہمہ جا ہست نہ گردید مقامش پیدا — از درِ کعبہ و بتخانہ پشیماں رفتم

سجدۂ من بنود تا کہ نیاز نازش — زیں چہ خیزد بدرش ناصیہ سایاں رفتم

دشتم چشم نہ بر دست شفاعت دگرے — بامید کرم و رحمتِ یزداں رفتم

غزل تازہ دریں بحر سرائم منشی — تا بداند سخنگو کہ سخنداں رفتم

غزل

بشنو از گلشنِ دنیا بچہ عنواں رفتم — داغ بر دل ز غمِ لالہ عذاراں رفتم

داستاں جم و دارا و سکندر خواندم — خندہ بر وضع جہاں کردم و گریاں رفتم

یک تمنا نہ برآمد ز لبِ جاں بخشش — حسرت آگیں چو دلِ چاکِ یتیماں رفتم

از شکستِ مژہ اوراقِ نقش بارم — شبنم آسا بسرِ سنبل و ریحاں رفتم

سر نہادم چو بخوابِ عدم از شوقِ رخش — پنجہ در پنجۂ خورشید درخشاں رفتم

با خیالِ دہنش غنچہ صفت خار بدل — بر درِ ملکِ عدم زیں چمنستاں رفتم

پوسم از گرمیٔ خورشیدِ قیامت باک — در تہِ سایۂ آں زلفِ پریشاں رفتم

یک گلِ عیش نچیدم ز گلستانِ جہاں — خار بر سر زدم و خاک بداماں رفتم

تازہ شد داغ دل از جلوۂ داغِ لالہ — صبحدم چوں بتماشائے خیاباں رفتم

در پسِ محملِ لیلیٰ رخشاں قیس صفت — چوں جرس گریہ کناں چاک گریباں رفتم

دوش مستانہ بکاشانۂ آں شوخِ چمن — نغمہ پرداز چو مرغانِ خوش الحاں رفتم

بود یک پردہ دلِ من ز نوا سنجانِ تو — شب کہ در جلوہ گہِ ماہ جبیناں رفتم

چوں نسیمے کہ نبک از سرِ گلبن گذرد — از سرِ منزلِ آں ماہ شتاباں رفتم

منشی از سبحہ و زنار چو کارم نکشود
بر درِ پیرِ مغاں بادہ پرستاں رفتم

ہندوستان کا فوٹو۔ ۵ شب تاریک و بیم موج گرداب چنیں ہائل

کجا داند حالِ ما سبکساران ساحل ہا

شب تاریک (ہندوستان) **موج** (وبا) **گرداب** (قحط) **سبکساران ساحل** (یورپین حکام)

اس بدنصیب ہندوستان کا جو نقشہ شعر مندرجہ بالا میں دکھایا گیا ہے اُس میں سرمو فرق نہیں ہے۔ ہر پہلو سے اسی کا مصداق ہے بلکہ اُس سے زیادہ (شب تاریک) اضلاع مغربی و شمالی کی حالت ہے۔ کہ اول تو ہزارہا بیگھہ رقبہ بلا تردد پڑا ہوا ہے جو امید بارش تردد کیا گیا اُسمیں دیسی تخم ربیع کی بھی امید نہیں ہے اور جو بذریعہ آبپاشی چاہات تردد ہوا ہے اُس کی یہ صورت ہے کہ آج ایک ماہ سے بچھوا ہوا اس زور شور سے چل رہی ہے۔ کہ جسنے پیداوار کو نصف کم کر دیا۔ کاشت قیمون کی یہ حالت ہے کہ یقیناً تعاونی سرکاری کو بھی کافی نہ ہوگی۔ خریف تو اول ہی جواب دے چکی تھی مگر اب ربیع میں جو اب دے رہی ہے (وبا) اس شہر الٰہی سے (جسمیں) سارا شہر تباہ اور ویران ہوا پونا اور کراچی تباہ ہو رہے ہیں۔ باقی احمد آباد اور سکھر تک اس کی چنگاڑیاں پہنچنے لگیں۔ اور اب بشرط حیات یہ دیکھنا ہے کہ کہاں تک پہنچکر یہ آگ بجھتی ہے۔ اور اسی کی بدولت جو قانون پاس ہوا ہے۔ اُسنے قبل از مرگ واویلا کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچ دیا ہے۔ ہر شخص عالم سکوت میں ہے۔ مرنا ضرور ہے اور جو پیدا ہوا وہ مریگا۔ خواہ کوئی حیلہ ظاہری ہو جاوے۔ مگر اس قانون کی بدولت تو کتے کی موت مرنا ہے۔ افسوس اگر وبا نمونہ قہر الٰہی ہے۔ تو یہ (قانون) پورا ظلم حکام وقت ہے۔ کہ بعد مرنیکے بھی مردہ کی مٹی پلید کیجاتی ہے۔ اتفاقاً سنا گیا ہے کہ ہماری محافظ جان و مال محکمہ پولیس کہ جو (ہیضہ کی گولی ہے) جس کی تعریف ایک لائق اڈیٹر اودھ پنچ نے کانگرس الہ آباد میں کی تھی۔ یہ فرماتے ہیں۔ کہ اب ہم کو یہ اختیارات ہیں۔ کہ جس شریف کی چاہیں۔ یکدم میں آبرو خاکمیں ملا دیں یعنی جس مریض کی نسبت اشتباہ ہو اُسکو (خواہ مرد ہو یا عورت) بجبر مکان سے نکال کر ہسپتال میں داخل کریں۔ بعد امتحان ڈاکٹری خواہ وہ واپس آوے۔ مگر تا امتحان اُس کی بیوقوفی میں کوئی کلام نہیں ہے۔ ولے بیدردی کوئی تاپے کسی کا گھر جلے (قحط) اس کی رو برو سب مصیبتیں آسان ہیں۔ کیا غضب ہے۔ کہ اس مہینہ چیت میں کہ ممالک مغربی و شمالی واودھ میں یہ موسم تیاری فصل ربیع کا ہوتا ہے۔ نرخ غلہ یہ ہے۔ گندم ۶۰ سیر پختہ وزن اور جو ۹۰ سیر۔ اب فرمایئے۔ بعد چند روز کے جب تملہ خرمنگاہ سے کچھ زمینداروں اور کچھ بیدردبقالوں (جنکا بہت بڑا حصہ ہے) اور کچھ کاشتکاروں میں تقسیم ہو جاویگا۔ اُسوقت بیچارے غربا اور قلیل معاش کے ملازمین کی کیا حالت ہوگی۔ اور دیکھئے اُسوقت خود غرض بقال کیا نرخ کرتے ہیں۔

(سبکساران ساحل) یعنی حکام وقت۔ جن کیواسطے راتدن میں چار چار مرتبہ وہی ڈیل روٹی اور بسکٹ وغیرہ موجود ہیں۔ اُنکے واسطے نہ قحط ہے نہ وبا۔ وہی سیر و شکار اور وہی دورہ اور وہی پہاڑوں کی ہوا ہے۔ اور وہی جلسے ہیں۔ غرضکہ وہی تار البیلی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے۔ مالگذاری کا وہ تشدد ہے کہ الامان۔ بلکہ آبروئی ہو رہی ہے۔ قرقی و تبلیقہ علیحدہ ہوتا ہے معاف ایک حبہ نہیں۔ ملتوی کا ذکر نہیں۔ حالانکہ اب ضلع فرخ آباد میں تو بہت کم مطالبہ خریف باقی رہا ہے۔ ربیع کا مطالبہ بھی اس طرح وصول ہوگا۔ اور کیوں نہ ہو جس حالتمیں کہ قحط تسلیم ہی نہ کیا جاوے۔ ہماری گورنمنٹ مہربان جو فرقہ کاشتکاروں کی بہت بڑی ہمدرد ہے۔ ہمنے تو نہیں دیکھا کہ اس ضلع فرخ آباد میں ایک زمیندار یا کسی متنفس کاشتکار کے ساتھ کوئی ہمدردی ظہور میں آئی ہو۔ باقی رہا۔ زبانی جمع خرچ۔ وہ تو اخبارات میں بہت کچھ دیکھ چکے اور دیکھ رہے ہیں مگر عملی کارروائی مفقود ہے۔ ہمارے علم میں تو عام ممالک مغربی و شمالی واودھ میں ایک ہی ہوا چل رہی ہے جو ضلع فرخ آباد میں ہے۔ باقی اگر کسی ضلع میں کوئی رعایت ہوئی ہو۔ تو ہم کو معلوم نہیں۔ اے خدا اب تو معاف کر اور ہمارے گناہوں پر رحم کر۔ اور اس مصیبت سے نجات دے ۱۲

لیکھرام کا قتل دیوانہ را ہوئے بس ست

اجکل ہندو پارٹی اور خصوص آریہ قوم میں جو لیکھرام کے قتل پر ہمدردی اور اظہار جوش و خروش کیجاتا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ کیونکہ وہ وہ الفاظ نا ملایم اور طعن و تشنیع کے استعمال کئے جاتے ہیں کہ اُنکو دیکھکر کوئی مردہ طبیعت کا آدمی بھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ آخر کوئی اس کی وجہ بھی ہونی چاہئے۔ میرے نزدیک گو آریہ لیکھرام کو ایک بہت بڑا عالم مختلف زبانوں کا اور نہایت نادر الوجود شخص تسلیم کرکے واویلا کریں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کا نہایت درجہ دشمن اور انتہا درجہ انکے مذہبی عقائد کی نسبت زیادہ گو اور بدزبان اور کلمات فحش کا استعمال کرنیوالا تھا۔ باقی رہی اُسکی واقفیت زبان عربی۔ اور نیز اُس کی عالی خیالی۔ اُس کی یہ کیفیت ہے کہ مجھکو اس وقت تک اُس کی دو کتابوں کے مطالعہ کی نوبت پہنچی ہے۔ ایک وہ کتاب جو اُسنے ثبوت (تناسخ) میں لکھی ہے اور اُس کو آیات و احادیث سے ثابت کیا ہے اور اپنے خیال میں بہت بڑی داد قابلیت دی ہے۔ مگر ادنیٰ ثبوت کیا کایہ ہے بلکہ (تناسخ) اور (مسخ) میں کوئی فرق نہیں کیا جو بہت بڑی شہادت اُس کی نرسی علمی کی ہے۔ باقی دیگر مضامین کی بھی یہی کیفیت ہے۔ کہ ہرگز اس قابل ہی نہیں ہیں کہ کوئی علمائے اسلام میں سے اُسکے جواب دینے کو ضروری خیال کرے۔ بلکہ اُس کتاب کو اگر کسی مجذوب کی بڑ سے تشبیہ دیجائے تو بعید نہ ہوگا۔ رہی دوسری کتاب (ترجمہ ستیارتھ پرکاش مذہب) اس میں کوئی قابلیت لیکھرام کی نہیں ہے۔ صرف معمولی زبان فارسی کا ترجمہ ہے کہ جسکو ایک طفل مکتب بھی کر سکتا ہے باقی دیگر تصانیف کو اگر اسی مشتے نمونہ از خروارے پر قیاس کریں تو بیجا نہ ہوگا۔ اور سب سے زیادہ لطف یہ ہے کہ اصل واقعہ کو پوشیدہ کرکے ایک مسلمان اُسکا قاتل قرار دیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی جوش کو برانگیختہ کیا جاتا ہے۔ اُس سے کیا ہم یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے ہیں کہ اس فرقہ نے اصل واقعہ کے تاریک کرنے کے واسطے اس جوش و خروش کا اظہار

کیا ہو۔ جیسا کہ جس اخبارات بیباک زبان سے تحریر کرتی ہیں۔ اور کیا تعجب ہے کہ باوصف ان جملہ تدابیر کے بھی خدا اس راز کو افشار کرے اور اسوقت یہ جملہ شور و شغب خاکمیں ملجاوے ؎

اے آیدو اخوب یار کہو سہ چراغے را کہ ایزد برفروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

آج چودہ سو برس سے یہ دین اپنی اسی شان و شوکت سے کہ جو اسکو منجانب اللہ عزوجل حاصل ہے صفحہ روزگار پر قائم ہے اور رہیگا۔ گو تم لوگ اپنی زبانوں کو اس کی بدگوئی میں ناپاک کرو۔ مگر اسکو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ تم کیا اور تمہاری زبان اور قلم کیا چیز ہے۔ دیگر اقوام نے زبان شمشیر اور دہان توپ تفنگ سے (بارہا اتفاق کرکے اسکو (خدانخواستہ) نابود کرنیمیں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مگر نتیجہ جو کچھ ہوا وہ تواریخ کا ورق الٹ کر دیکھ لو۔ اور اپنی ان جاہلانہ خیال سے باز آؤ۔ تمکو چاہیئے کہ ایسی با امن گورنمنٹ کے عہد میں (جیسے پدیں خود موسے بدیں خود) پر عمل کرو۔ اور اس طریقہ اور چلن کو اختیار نہ کرو کہ جسکے نتائج نہایت خراب اور اسکا اثر بہت نہ بون ہوگا۔ قاتل کی تلاش کراؤ اور سزا دلواؤ۔ خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان (اپنے کئے کی سزا پاویگا سنگدہ طرز اختیار نہ کرو کہ جس سے ایک قوم کی قوم کو برانگیختہ کرکے تمام تر و خشک کو جلاؤ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری ناپاک قلموں سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ بوہی بے اثر رہینگے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ تمکو کوئی منع نہیں کرتا خوب دل کھولکر دو۔ پیٹو شور مچاؤ کمیٹیاں کرو۔ چندہ جمع کرو۔ مگر مہربان اپنی زبان اور قلم کو قابو میں رکھو اور زیادہ حد سے قدم نہ بڑھاؤ ورنہ خوب یاد رہے ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگست ۔ وما علینا الا البلاغ

الراقم ایک مسلمان آریوں کا بہی خواہ

اخبار وکیل میں شہر گلبرگہ شریف کے نامی گرامی مشہور و معروف عظیم الشان عمارات (مقابر سلاطین بہمنیہ موسوم بہفت گنبد و مسجد قلعہ جو مثل مسجد قرطبہ ہے) کی مرمت و درستی و صفائی و نگہداشت کی نسبت اور نیز بغرض افتتاح مٹرکہ سدود شدہ بہمنی پورہ اور دیگر امور ات کے متعلق جو مضامین کہ معہ نوٹ ہائے بغرض گوشگذار و آگاہی حکام والا مقام مطبع ہوئے تھے۔ بالآخر انکا احسن نتیجہ برآمد ہوا۔ اور ان مفید اور کارآمد تحریروں پر سرکار فیض آثار نے اپنی توجہ مبذول فرمائی۔ چنانچہ مٹرک سدود شدہ بہمنی پورہ خلایق کی آمد و رفت کیلئے کھولا دی گئی۔ اور ہمارے علاقہ کی نیک نفس اور نیکنام ہر دلعزیز جناب یہ وار صاحب بہادر نے بعد منظوری سرکار عالی فوراً ہفت گنبد و مسجد قلعہ کی مرمت و درستی و صفائی کے متعلق احکام نافذ فرمائے۔ پانچ چھ ماہ سے مرمت کا کام سرعت کیساتھ جاری ہے۔ اور صوبہ دار صاحب بہادر اور انکے مددگار بذاتہ اس کام کے نگراں رہتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند عرصہ میں یہ مرمت وغیرہ اختتام کو پہنچ جاویگی۔ شہر گلبرگہ شریف میں زمانہ قدیم سے بماہ ذیقعد الحرام حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز کا عرس بہت ہی تجمل و شان سے ہوا کرتا ہے۔ جناب محمد اکرام اللہ خاں صاحب نے اپنے زمانہ صوبہ داری میں میدان آصف گنج بالمقابل محبس کو جو درگاہ شریف سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے میدان عرس قرار دیا تھا۔ جہاں پر ایام عرس میں خیمے وغیرہ لگا دیئے استادہ کرکے عرس کا جلسہ وغیرہ سالگذشتہ تک ہوا کئے۔ اس سال ہمارے صائب الرائے صوبہ دار صاحب نے عرس شریف کا میدان میدان ہفت گنبد جو درگاہ شریف سے بالکل متصل واقعہ ہے تجویز فرمایا۔ ماہ آیندہ میں عرس کا جلسہ وغیرہ ہفت گنبد کے میدان میں ہوگا اور قریب سے اقسام و انواع کی دوکانیں و منڈیاں اس میدان میں قائم کی جائینگی۔ غرضکہ صوبہ دار صاحب نے جو میدان تجویز فرمایا وہ بہت موزون اور مناسب ہے۔ اور چاہیئے بھی ایسا ہی جہاں درگاہ ہو وہیں عرس کا مجمع ہوا کرے ؎ سرکار فیض آثار سے ہر سال عرس شریف کے لئے چھ سات ہزار روپیہ منظور ہوا کرتا ہے یہ روپیہ کچھ تو میدان عرس کی روشنی اور جھنڈیوں و پیرقوں میں صرف ہوتا ہے اور کچھ روپیہ سے بریانی تیار کرکے کشتی لٹائی جاتی ہے۔ اور باقی روپیہ معزز مہمانان عرس شریف کی ضیافتوں ناچ رنگ آتشبازی وغیرہ مکروہات میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر اس سال ایام عرس میں ہمارے غریب پرور جناب صوبہ دار صاحب بہادر جو روپیہ ایسے فضول مکروہات یعنی ناچ رنگ و آتشبازی وغیرہ میں برباد کیا جاتا ہے اس سے غریب قحط زدہ لوگوں کے لئے لنگر خانہ جس کی آجکل اشد ضرورت ہے کھولنے کی تجویز فرماکر لنگر خانہ قائم کریں تو ملک نواب ممدوح کی دستگیری کا از حد ممنون ہوگا۔ اور نیز جناب نواب ممدوح سے یہ بھی گذارش ہے کہ حضرت جناب سجادہ صاحب روضہ حضرت بندہ نواز قدس سرہ العزیز کو بھی جنکے قبضہ اقتدار میں علاوہ نذر و نیاز کی رقم کے ۴۰ ہزار آمدنی کی جاگیرات بھی ہیں اس عرس شریف میں غریب قحط زدہ محتاجوں و مسکینوں کی دستگیری کیلئے لنگر خانہ قائم کرنے کی مل و مشورہ دیں۔ اور لنگر خانہ قائم کرائیں تاکہ غریب رعایا چندے قحط کے پنجہ سے نجات پائیں ؎ الراقم ملک کا بہی خواہ

گلبرگہ شریف کا ایک نوجوان ساہوکار ساہوکاری قوم کھتری حضرت جناب رکن الدین نور اللہ قدس سرہ العزیز کی درگاہ میں جو آبادی سے تین میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے اپنے ملازم خاص کے ہاتھ سے ۲۰ صد یارانہ تہاب کے بارہ بجے عین اسوقت جبکہ وہ مزار کی روبرو سجدہ کناں تھا تلوار کی متعدد اور مہلک ضربات سے سخت مجروح کیا گیا۔ جب قاتل اپنا اطمینان کلی کرکے فرار ہوگیا۔ اور ساہو مذبوح کسیقدر ہوش میں آئی بعد اسی نازک اور ردی حالت میں مکان آنیکے لئے درگاہ شریف سے آبادی تک پیادہ پا راستہ طے کیا۔ آبادی سے ساہو کو اسکے دوست احباب اسکے مکان پر لے آئے ڈاکٹر صاحب طلب کئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے زخموں کو بہت ہی ہوشیاری سے ملاکے سیا چالیس ٹانکے زخموں پر لگائے گئے تھے۔ دوسرے روز شب میں ساہو فوت ہوگیا۔ مقتول نے مرنے تک کوئی وجہ قتل بیان نہیں کی ؎

قاتل اسی روز گرفتار کرلیا گیا۔ قاتل وجہ قتل یہ بیان کرتا ہے کہ میں اللہ الصمد کے عمل سے مقتول کو ایک خزانہ برآمد کردیا۔ اور اسکے لئے بہت سے مفید کام کردیئے۔ جسکے صلے میں مقتول نے تین سو روپیہ نقد دینے۔ اور سابق کا کچھ قرضہ معاف کردینے کا وعدہ کیا تھا۔ جب مقتول اسے ایفائے وعدہ نہیں ہوا تو میں نے اسکے ساتھ یہ سلوک کیا ہے ؎

گلبرگہ شریف کے ڈاکٹر خانہ میں خاص عورات کو علاج کیلئے سرکار سے ایک یورپین لیڈی ڈاکٹر بلوہ سے مقرر ہوآئی ہے۔ میم صاحبہ صرف دو گھنٹہ ڈاکٹر خانہ میں اپنی حاضری بتلا کر بنگلہ سدھارتی ہیں ؎

اگر میم صاحبہ کو اسٹیشن واڈی پر بھجوادیں۔ تو عین مناسب ہے۔ تاکہ وہاں زنانہ مسافروں کی تشخیص متعلقہ مرض بیوبانک کمال احتیاط پردازی سے ہوسکے ؎

واڈی پر جو قرنطینہ کہ قایم ہوا ہے اسے حیدرآباد۔ چتاپور۔ ناندیڑ وغیرہ جانیوالے مسافروں کو از حد تکلیف ڈاکٹروں کی سخت گیری سے پیش آتی ہے۔ اب سرکار میں اسکے متعلق منجانب رعایا کارروائی ہونیوالی ہے ؎

لیکھرام ایک معمولی حیثیت کا آدمی تھا۔ کوئی فرقہ اسے وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا تھا۔ سناتن دھرمیئے برہمن۔ عیسائی۔ اہل اسلام اس سے سخت بیزار تھے۔ کیونکہ اسنے یہ پیشہ اختیار کر رکھا تھا کہ ہر ایک مذہب والے کو بے تحاشا پانی پی پی کر گالیاں دیتا تھا۔ لیکن اسکے قتل پر جو غالباً ایک پراشوبٹ قتل تھا۔ آریوں نے جا بجا مسلمانوں کو ایذا دینے والی کارروائیاں شروع کردی ہیں۔ اور ہر جگہ ان کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جارہی ہیں کہیں یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمان آریہ دیس میں کیوں آبسے۔ کہیں یہ مشورے ہوتے ہیں کہ ان ملیچھوں کو یہاں سے نکالدو۔ کہیں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مسلمانوں کیساتھ لین دین نہ کیا جائے۔ جا بجا جلسے کرکے غریب مسلمانوں کو سخت سست کہا جاتا ہے اور ان کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کا حوصلہ دیکھئے کہ یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور دم بخود ہیں۔ انہوں نے اپنا سارا معاملہ گورنمنٹ پر چھوڑ رکھا ہے ؎ اور شہروں کی طرح ہوشیار پور میں بھی ایک خاص جلسہ آریوں کا ہوا جسمیں بہت سے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ انہی آریہ حضرات کی تحریک کا نتیجہ ہے۔ کہ یہاں کل اقوام چہنبہ (یعنی دامڑیہ ہانے اہل اسلام کی کپڑے دھونے چھوڑ دیئے۔ ہندوؤں نے مسلمان حجاموں سے بھی پرہیز کرنا شروع کردیا ہے۔ خدا کرے گورنمنٹ اور تمام حکام ان کی حد سے بڑھنے والی کارروائیوں پر توجہ کریں ؎

باوجود بارش ہوجانے اور فصل کی حالت اچھی ہونیکی بھی بنئے قحط کو ترقی دیئے جارہے ہیں آج کل نرخ گندم آٹھ سیر پختہ ہے ؎

۲۰۔ مارچ کو ایک عام جلسہ بارہ قحط کے منعقد ہوا جس میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و صاحب ڈویژنل جج بہادر اور رؤسائے شہر شامل تھے۔ لوگوں کو چندے کی ترغیب دیگئی۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب چندہ جمع بھی ہوگیا۔ (زمانہ نگار)

ہندوؤں کی شرارت کا طوفان پشاور۔ راولپنڈی وغیرہ مقامات کی طرح فیروزپور میں بھی پہنچگیا ہے۔ یہاں ہندوؤں نے کیطرف سے اس مضمون کے اشتہارات چسپاں کئے گئے ہیں کہ ہندوؤں کو سر برآوردہ لوگوں کو قتل کیا جاویگا۔ اور شہ دی جاتا ہے کہ یہ اشتہارات مسلمانوں کی طرف سے ہیں تاکہ ہندو لوگ ان کو قتل کرنیوالے کو اشتہار دیں اور جسکو قتل کرنا منظور ہے انہیں مطلع کرنیکی کیا ضرورت ہے یہ شرارت ہندوؤں کی ہے جو اودھر تو ہر خونی

ہندوستان کی خبرین

کراچی میونیسپلٹی کے پریسیڈنٹ اور دیگر ممبرون نے استعفا واپس لے لیا ہے۔ گورنمنٹ نے استعفیٰ پیش ہونے پر کمیٹی اسداد وباء مین سیکرٹری میونیسپل کمیٹی کو شامل کرنے کی اجازت دیدی جسپر میونیسپلٹی خوش ہوگئی ✣

احاطہ بمبئی کے قصبہ بلول سر مین بھی وباء بہت تیزی کے ساتھ پھیل گئی ہے۔ باشندے اپنا اثاث البیت بلکہ متوفی رشتہ دارون کی لاشین گھرون مین چھوڑ کر دیہات اور میدانون کو بھاگے جارہے ہین ساہوکارون نے قرض دینے سے انکار کردیا ہے۔ اور نرخ غلہ اس قدر گران ہوگیا ہے کہ غربا فاقہ سے جان بلب ہو رہے ہین ✣

بمبئی مین ایک دیسی عورت، ۲ ماہ گذشتہ کو دریچہ سے کود کر فوراً ہلاک ہوگئی۔ اوس کے اقربا (غالباً سرکاری ملازم) اوس کو دبائی ہسپتال مین لے جانا چاہتے تھے ✣

تھانہ (واقع احاطہ بمبئی) کے کلکٹر نے مقام ویرسوا کے پچھلے نصدہ کے سرگروہون کو ۱۴ دن سے لیکر چار چار برس تک سزا دی ✣

گورنمنٹ ہند نے بمنظوری وزیر ہند جدید ریلوے لائینون کی تجاویز کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ لوکل گورنمنٹون وغیرہ اپنی اپنی تجاویز اور مجوزہ لائینون کے پروگرام ۲۵ مئی سے پہلے بھیجدیا کرین جسپر ریلوے کانفرنس سالانہ اجلاس کرکے غور کیا کرے گی ✣

مدراس کے دیسی قایمقام ایڈوکیٹ جنرل کو ذلیل کرنے کے لئے یورپین بیرسٹر طرح طرح کی حجتین نکالتے رہتے ہین حال مین ایک سربرآوردہ یورپین بیرسٹر نے مایکورٹ مین حجت اٹھائی کہ یہ تقرری قانوناً درست نہین۔ اسی طرح دوسرے نے مدراسی بابو کے بحیثیت عہدہ مذکور دوسرے قانونی پیروکارون سے مقدم ہونے پر اعتراض کیا۔ مگر ہائی کورٹ مدراس نے ان اعتراضون کو مسترد کردیا ✣

کلکتہ اور اوس کے نواح مین یورپین آبادی کی اسقدر کثرت اور اون کے لئے سرکاری یا دیسی تعزیرات کا میدان اونکی نہی ناقابلیت یا کسی اور وجہ سے اسقدر تنگ ہوگیا ہے کہ اکثر گورے اونی درجہ کے دیسی باجہ والون کے زمرہ مین شامل ہوکر اپنی شکم پری کرتے ہین۔ جب حکمران فریق کے بعض افراد اس وقت تک پہنچگئے ہون کہ بنگالی دولہاؤن کی اردل مین باجے بجاتے چلین۔ تو بنگالی مہاشاؤن کا اس قدر گستاخ ہونا کچھ نامعقول نہین ہے ✣

ریاست گوالیار کے علاقہ مین بھی وباء داخل ہوگئی تھی۔ ایک گاؤن مین جہان ۴۳۶ آدمی آباد تھے ۱۲ جنوری سے لیکر پندرہ مارچ تک ۵۹ بیمار اور ۴۷ فوت ہوئے۔ مگر اطلاع ملنے پر اس گاؤن کے باشندونکی آمد و رفت قطعاً بند کردیگئی۔ گاؤن خالی کراکر صاف کیا گیا۔ وباء زدہ مکانات جلادیئے گئے اور تندرستون کو بیمارون سے علیحدہ کردیا گیا۔ اور اسطرح وباء کو اور زیادہ پھیلنے سے روک دیا گیا ✣

ملکہ معظمہ کے جشن پنجاہ سالہ پر جو چند ہندوستانی رؤسا لنڈن گئے تھے وہ اپنے حسب مرتبہ اعزاز و اکرام پانے سے سخت شاکی واپس آئے تھے۔ بمبئی کا ٹائمز آف انڈیا مہاراجہ کپورتھلہ کے شصت سالہ جشن مین شرکت کا ذکر کرکے امید ظاہر کرتا ہے کہ اب کے دیسی رؤسا کو غالباً شکایت کا موقعہ نہ دیا جاوے گا ✣

نواب بہاول پور کی مطلقہ یورپین بیگم مسز سکنر نے پانچ لاکھ روپیہ کے مہر اور زیورات کیلئے جو دعوے نواب صاحب پر دایر کیا تھا۔ اوسکی تحقیقات بذریعہ کمیشن کرائی گئی ہے۔ اور مسٹر رینی صاحب نے ۲۰ مارچ کو کارروائی ختم کرکے لوکل گورنمنٹ مین رپورٹ ارسال کردی ہے۔ یہ تحقیقات وزیر ہند اور نواب وائسرائے کی تحریک پر پنجاب گورنمنٹ نے کرائی ہے اس کی کارروائی خفیہ طور پر ہوئی ہے اس لیے اصل حالات ابتک منکشف نہین ہوئے ✣

ڈیرہ غازیخان کے مشن ہسپتال کا ایک ہندو ڈریسر (مرہم پٹی کرنے والا) غائب ہوگیا ہے ہندوؤن کا خیال ہے کہ پادریون نے اوسے عیسائی بناکر ٹبالہ بھیجدیا ہے ✣

کمشنر صاحب لاہور کے صاحبزادہ مسٹر ہنچین ریاست جیند مین شکار کھیلتے وقت گھوڑے سے گر پڑے اور بائین ٹانگ ٹخنہ کے پاس سے ٹوٹ گئی۔ راجہ صاحب جیند خود دس میل تک گاڑی پر سوار ہوکر آئے اور مسٹر مذکور کو لاہور بھیجنے کیلئے ریل پر سوار کرا گئے ✣

مسٹر میکورتھ ینگ لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۲۹ ماہ گذشتہ کو ایچیسن چیف کالج کے طلباء کو انعام تقسیم کئے۔ اس موقعہ پر صاحب ممدوح نے جو تقریر کی اوس سے پایا جاتا ہے کہ وہ دیسیون مین تعلیم کی اشاعت کے مخالف ہین چیفس کالج مین ہر ایک لڑکے کو اوس کے مذہب کے مطابق مذہبی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔ نواب صاحب بہاول پور کے ولیعہد بھی مدرسہ مین داخل ہوگئے ہین ✣

ممالک مغربی شمالی راودہ مین جدید قانون وباء کے قواعد سے جو عام ناراضگی اور ہلچل پیدا ہوگئی ہے اوس کو دور کرنیکے لیئے سر انٹونی میکڈانل لفٹنٹ گورنر اپنی طرف سے حتی الامکان پوری کوشش کر رہے ہین۔ لوکل گورنمنٹ نے عام رعایا کی تسلی کے لیئے اعلان کردیا ہے کہ پولیس بشناخت خود کسی مکان مین داخل نہین ہوگی۔ بیمار کو بشرط امکان اوسی کے مکان مین دوسرون سے علیحدہ رکھا جائے گا۔ ڈاکٹری علاج لازمی نہین جو شخص چاہے بطور خود اپنا علاج کرا سکتا ہے۔ لاشون کی تجہیز و تکفین مین کوئی دست اندازی نہین کیجائے گی۔ اگر ایک ایک شخص کا اپنے ہی مکان مین علیحدہ کیا جانا سخت دقت طلب ہو تو کوشش کی جائے گی کہ ایک ہی خاندان کے افراد یکجا رکھے جائین۔ یا ایک ہی قوم کے لوگون کو اکٹھا رکھا جائے اور سب سے بڑھکر یہ کہ پردہ کا بہت سخت لحاظ رکھا جائیگا۔ اور جہانتک ممکن ہو رعایا کے مذہبی جذبات اور رسم و رواج کی نگہداشت کی جائے گی۔ نواب ممدوح کی اس دور اندیشانہ کارروائی سے امید کامل ہے کہ رعایا کی عام تشویش مین بہت کچھ تخفیف ہوجائے گی ✣

مدراس یونیورسٹی نے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی تحریک پر یونیورسٹی کے ساتھ مشرقی علوم کے امتحانات کے لیئے ایک شاخ کھولنے کا فیصلہ کردیا ہے۔ اور اسمعاملہ پر غور و رپورٹ کرنے کے لیئے ایک کمیٹی مقرر کردیگئی ہے۔ پایونیر اس فیصلہ کو پسند نہین کرتا۔ اور لاہور اورینٹیل کالج کی نظیر دیکر لکھتا ہے کہ جو تجربہ شمالی ہند مین ناکامیاب رہا اوس کا جنوبی ہند مین دوہرانا لاحاصل ہے۔ لاہور کالج نے ملک کی کسی ضرورت کو پورا نہین کیا اور اوسپر خرچ بے اندازہ ہو رہا ہے۔ اس لیئے کالج مذکور غالباً برس دو برس مین توڑ دیا جائے گا۔ پایونیر کی یہ خبر کہ کالج برس دو برس مین توڑ دیا جائے گا گو اکثر لوگون کو متحیر کردے گی تاہم اس مین کلام نہین کہ لاہور اورینٹیل کالج کا وجود کئی ہونہار نوجوان طلباء کی بربادی عمر کا باعث ثابت ہوچکا ہے مدراس یونیورسٹی اگر مشرقی علوم ادب کو تازہ کرنا چاہتی ہے تو اس کے لیئے سب سے بہتر تدبیر یہ ہوسکتی ہے کہ موجودہ انگریزی آرٹس کالجون اور سکولون مین سنسکرت اور عربی فارسی کے علم ادب کو کورس مین داخل کردیا جاوے اور اونکی تعلیم کیلئے حتی الامکان مدرسین کی کافی تعداد بہم پہونچادیجاوے ✣

جبلپور کی چھاؤنی مین دو انگریز فسر ۲۳ مارچ کی دوپہر کو ہیضہ سے مرگئے ✣

نواب وائسرائے بمعہ متعلقین ۲۶ مارچ کی صبحکو لکھنؤ وارد ہوئے صوبجات ممالک مغربی شمالی اور اودھ کے تمام کمشنر۔ لاٹ صاحب اور ممالک متوسط کے چیف کمشنر صاحب استقبال کیلئے موجود تھے چیف کمشنر صاحب قحط کے متعلق زبانی گفتگو کرنے کے لیئے اپنے مستقر حکومت سے بلائے گئے تھے۔ وائسرائے نے تمام کمشنرون کی زبانی خود کل حالات استماع فرمائے۔ نواب ممدوح اوسی دن رات کو انبالہ روانہ ہوگئے ✣

نیویارک کے اخبار کرسچن ہیرلڈ نے اپنے خریدارون سے پانچہزار ڈالر (بیس ہزار روپیہ) چندہ جمع کرکے قحط زدگان ہند کیلئے روانہ کیا ہے ✣

نواب علی قدر خلف نواب محسن الدولہ مرحوم برادر شاہ اودھ ۲۹ مارچ کو یکلخت فوت ہوگئے۔ متوفی خاندانی قبرستان مین دفن کیئے گئے۔ ہر ایک قوم اون کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ یورپین جماعت مین بھی وہ بہت ہردلعزیز تھے ✣

کراچی مین ۲۹ مارچ کو ۲۵ بیمار اور ۵ فوت ہوئے۔ ایک یوروپین لڑکی بھی متوفیون مین شامل تھی۔ اب تقریباً ایک سو آدمی یومیہ کراچی کو واپس آرہے ہین بمبئی سے تین سو فوجی واپس آئے ہین۔ جن کو قرنطینہ مین رکھنے کے بعد گھرون مین جانے کی اجازت دیگئی۔ گورنمنٹ بمبئی نے میونیسپلٹی کے تمام اختیارات سلب کرکے کمیٹی وباء کو کل اختیارات دیدیئے ہین۔ ۳۰ مارچ کو ۴۷ بیمار اور ۳۴ فوت ہوئے۔ تلاش کنندہ جماعت ہر روز بلا اطلاع ایک محلہ پر جا پڑتی ہے۔ جس کا محاصرہ فوراً فوجی سپاہی کرلیتے ہین۔ اور گھر گھر تلاشی لیجاتی ہے۔ تلاشی لینے والے گورہ سپاہی اور افسر ہوتے ہین جو صبح کے ۵ بجے سے اس کام مین مصروف ہوجاتے ہین۔ ۲۱ مارچ کو ۴۰ بیمار اور ۲۵ فوت ہوئے۔ میونیسپلٹی نے بھنگیون کی تنخواہ سات سے دس روپیہ ماہوار کرکے اون کو راضی کرلیا ہے۔ یہ لوگ اپنے وباء زدہ مکانات سے نچلے مکانون مین جو پرانے چکے ہین منتقل کردیئے گئے ہین۔ اون کے پرانے کپڑے دھونی سے صاف کیئے جائینگے۔ اور اون کو اور اون کے کنبہ کو امدادی فنڈ سے نئی پوشاکین دیگئی ہین۔ جو بھنگی ملاہور کے ٹکٹ لے چکے تھے مگر پولیس نے اون کو نہ جانے دیا۔ اونکی امداد نہین کیگئی۔ یکم اپریل کو شہر مین ۱۴۱ بیمار، ۲ فوت اور چھاؤنی مین ۴ بیمار ۳ فوت ہوئے متوفیون مین ایک یہودی اور ایک عیسائی بھی تھا۔ ۲ اپریل کو ۳۹ بیمار، ۲ فوت اور ۳ کو ۴۰ بیمار اور ۳۱ فوت ہوئے۔ وباء مین کوئی کمی نہین۔ کمشنر صاحب وباء کے انتظام کے لیئے کھر شکار پور۔ اور حیدرآباد کو گئے ہین۔

بمبئی مین ۲۸ مارچ کو وباء سے ۷۵ بیمار اور ۲۸ فوت۔ ۲۹ کو ۷۵ بیمار اور ۶۰ فوت ہوئے۔ ۳۰ مارچ کو ۹۶ بیمار اور ۷۰ فوت ہوئے۔ موضع پریل کی خانہ تلاشی پر ایک مکان مین دو ہندو بھائی مردہ پائے گئے۔ اونکی بہن پہلے مرچکی تھی۔ ماہی گیرون کے موضع ڈونڈا مین وباء سینکڑون گھر تباہ کررہی ہے بیمار گھرون مین چھپ کر باہر ہمسایون سے تفضل لگوا دیتے ہین۔ ایک مکان مین چار آدمی مردہ پائے گئے۔ ایک خورد سال لڑکی لاشون کے پاس زندہ پڑی تھی۔ کوکنی سنی مسلمانون کا ڈیپوٹیشن ۳۰ کو جنرل گفاکر پریذیڈنٹ کمیٹی وباء کے پاس گیا۔ صاحب ہوصوف نے کہا کہ بمبئی جیسے شہر مین بیمارون کا گھرون ہی مین علیحدہ رکھا جانا ناممکن ہے۔ جسپر ڈیپوٹیشن نے اپنی جماعت کے لیئے اپنا علیحدہ ہسپتال اور عارضی قیام گاہ بنانے منظور کیئے۔ ۳۱ مارچ کو ۶۱ بیمار اور ۲ فوت ہوئے۔ جرمن ڈاکٹر سٹریکر جو جرمنی سے وباء کے متعلق تحقیقات کرنے آیا تھا طاعون سے بیمار ہوگیا ہے۔ کہتے ہین کہ تجربہ کرتے وقت اوسکی انگلی پر چاقو سے زخم آگیا۔ اور اس رستہ وباء کا تخم داخل ہوگیا۔ اوسنے ڈاکٹر برسن کے معالجہ سے انکار کردیا ہے یکم اپریل کو ۶۰ بیمار اور ۵۲ فوت ہوئے۔ اس ہفتہ فقط ۹ بچے پیدا ہوئے۔ جو مسافر ریل یا جہاز سے بمبئی مین داخل ہون اونکا معائنہ پھر شروع ہوگیا ہے۔ پرتگیز علاقہ جرمن کا گورنر ایسا خوف زدہ ہوگیا ہے کہ مکان سے باہر نہین نکلتا۔ اور کسی سے ملتا جلتا نہین۔ بمبئی کے سنی مسلمانون نے ۲ اپریل کو عام جلسہ کرکے فیصلہ کیا ہے کہ وہ بیمارون کو ہسپتالون مین اور تندرستون کو عارضی مقام گاہون مین رکھنے کے متعلق سرکاری احکام کی تعمیل نہین کرینگے یہ ہمارے مذہب کے برخلاف ہے۔ گورنمنٹ بمبئی ایسا انتظام کرے جیسا کہ ممالک مغربی شمالی کے گورنر نے کیا ہے۔ گورنر بمبئی۔ گورنمنٹ ہند اور بشرط ضرورت وزیر ہند اور پارلیمنٹ تک عرضیان روانہ کرنیکے لیئے کمیٹی بنائی گئی۔ ۲ اپریل کو ۵۱ بیمار اور ۱۳ فوت ہوئے۔

پونا مین ۲۹ کو وباء سے ۴۴ فوت ہوئے۔ تلاش کنندہ جماعت شہر مین گشت کررہی ہے۔ اور ہر روز بیمارون اور مردون کی تعداد کچھ نہ کچھ ملجاتی ہے۔ ۳۰ کو ۲۹ بیمار اور ۳۹ فوت ہوئے۔ ۳۱ کو ۳۵ بیمار اور ۱۲ فوت ہوئے شہر مین کسیقدر اتفاقہ ہے یکم اپریل سے تلاشی کنندہ جماعت کی تعداد کم کردیگئی ہے فوجی سوار تمام رات شہر اور چھاؤنی مین گشت کرتے رہتے ہین۔ تاکہ کوئی شخص بیمارون کو چوری چھپائی مین نہ لے آئے فوجیون کیلئے بمقام سرتی وبائی کیمپ بنایا گیا ہے۔ اوس مین اب ۹۶۹ سپاہی ہین جنپر ایک ہزار روپیہ یومیہ خرچ آتا ہے۔ ۳۰ مارچ تک ۱۱۶۷ مکانات کو دھونی دیگئی ۱۰۲۰ کی سفیدی کرائی گئی۔ اور تیرہ ہزار کی تلاشی لیگئی۔ یکم اپریل کو ۳۲ بیمار اور ۴۰ فوت ہوئے۔ فوجی جماعت نے اس دن ۱۴۲۲ مکان پڑتالے۔ وباء مین کوئی تخفیف نہین۔ ۲ اپریل کو ۴۱ بیمار ۲۴ فوت اور ۳ اپریل کو ۲۷ بیمار ۳۶ فوت ہوئے۔ ۳ کو شہر مین آگ لگی جس سے ۵ ہزار کا نقصان ہوا۔ گورنر بمبئی ۳ کو پونا وارد ہوئے۔ وبائی کیمپ کا معائنہ کیا۔

بنگلور مین ایک مسلمان دھوبی کی عورت نے جسے سات ماہ کا حمل تھا۔ چار مردہ بچے جنے تین لڑکے اور ایک لڑکی۔ (نامہ نگار)

کوٹلی ضلع گوجران والہ مین ایک زمیندار کے ہان لڑکا ہوا جس کے پیدا ہوتے ہی چند عورات کو جو وہان موجود تھین غش ہوگیا۔ دریافت کرنے پر عورتون نے کہا کہ ہمین سخت خوف آیا۔ (نامہ نگار)

گورنمنٹ نے پنجاب چیف کورٹ کے پانچوین جج کو یکم اپریل سے اور دو برسون کے لیئے رکھنا منظور کرلیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ نے ڈاکٹر ولکنسن سول سرجن کرنال کو ڈاکٹر پرسن کا طریقہ علاج وباء اور پروفیسر ہافکن کا طریقہ ٹیکا سیکھنے نیز وفیہ وباء کی تدابیر معلوم کرنے کیلئے بمبئی روانہ کیا ہے۔

مدراس مین بصدارت گورنر صاحب بہادر کل صوبہ کی طرف سے شصت سالہ جوبلی گورنمنٹ پر ملکہ معظمہ کی خدمت مین ایڈریس پیش کرنے اور دیگر تجاویز متعلقہ کی منظوری کے لیئے ۳۰ مارچ کو بھاری جلسہ ہوا۔

مسافرون کے معائنہ کیلئے سابقہ سٹاف کے علاوہ کالکا مین ایک عورت ڈاکٹر بھی مقرر کیگئی ہے جو سرکاری ملازمان کے قبیلون کا معائنہ کرے گی۔

نواب دیسرائے ۵ مئی کو بمقام سیری (جو سملہ کے قریب ہے) بمعہ لیڈی صاحبہ مہاراجہ پٹیالہ کے مہمان ہونگے۔ مہاراجہ صاحب خود میزبان نہین ہونگے چند دن ہوئے مہاراجہ صاحب دہولپور مین گھوڑے سے گر پڑے۔ شانہ ٹل گیا۔ مگر اب آرام ہوگیا ہے۔

لاہور کے بازار انارکلی مین ۲۹ مارچ کی رات کو چور ایک انگریزی سوداگر کی دوکان سے بارہ ہزار کے جواہرات اور گھڑیان چرا کرلیگئے ہین۔

شہزادہ سلطان ابراہیم جانصاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور مسٹر مرسر کی جگہ گومل کے قائمقام پولیٹیکل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

برہما کی امدادی کمیٹی نے بصدارت چیف کمشنر یکم اپریل کو جلسہ کرکے غریب کاشت کارون کے لیئے ۱۰۷۲۰۰ روپے غریب شرفا کے واسطے ۸۳۵۰ اور دو قحط زدہ اضلاع کے لیئے ۱۶ ہزار روپیہ منظور کیا۔

سرکاری افیون کے نیلام مین یکم اپریل کو پچھلے سال کی نسبت بہت کم روپیہ حاصل ہوا ۳۲۵۰ پیٹیان افیون کی ۱۰۲۹ روپیہ فی پیٹی کی اوسط سے بکین۔ یکم اپریل ۱۸۹۶ء کو فی پیٹی ۱۳۷۹ کو بکی تھی۔

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب ۷ اپریل کو گورنمنٹ ہوس مین یوروپین و دیسی فوجی افسرون اور معززین سے عام ملاقات کرینگے اور پندرہ مئی کو بروز ہفتہ لاہور سے سملہ کو روانہ ہوجائینگے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو پچھلے سال ۵۷۴۳۴۵ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

مدراس مین ایک یوروپین لڑکی اس سال پوسٹ آفس کے امتحان مین باتعریف پاس ہوئی ہے یہ عالی ہمت لڑکی بی اے کا امتحان پاس کرکے قانونی ڈگری حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جہلم کے ایک گانون مین ایک مقتول خاندان کا کل اسباب جس کے سب ارکان قتل کردیئے گئے تھے سرکار کی تحویل اور پولیس کی حفاظت مین مقتولین کے مکان مین بند تھا جسمین چند دلاور چور میدان سے بس دوسرے گھرونکے نیچے سرنگ لگاکر مکان سے نکال لیگئے ہین۔

گورنمنٹ بنگال چار اضلاع مین بندونکی درستی اور نکاسی آب کی مد مین پر ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ کرچکی ہے جسمین سے ۵ لاکھ پچھلے برس خرچ کیئے گئے۔

تار کی خبرین معہ مختصر نوٹ

لنڈن ۲۹- مارچ- ہنگامہ کریٹ- الٹی میٹم- بیان کیا جاتا ہے کہ دول یورپ یونان اور ٹرکی سے یہ مطالبہ کرنیکے لئے کہ وہ اپنی اپنی فوجون کو سرحد سے واپس بُلالین- ورنہ جبر کا استعمال کیا جاویگا- الٹی میٹم دینے والی ہین جو تیار کئے جارہی ہین- یورپین پولٹیکس آجکل کچھہ ایسی پیچیدہ اور مبہم شکل اختیار کئے ہوئے ہین کہ بڑے بڑے مدبّر کوئی رائے نہین لگا سکتے کہ اب کیا ہورہا ہے اور شام کو معاملہ کیا پہلو بدل لے گا- دول یورپ کی باہم رقابت مین کوئی شبہ نہین- اسی طرح اس مین بہی کوئی شک نہین کہ یورپ اسلامی طاقت کو کمزور کرنیکے لئے اعلیحضرت کی گورنمنٹ سے صلیبی جنگ پولیٹکل صورت مین کر رہا ہے دول مسیحی کی شرارت اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے کہ ایک طرف تو اعلےٰ حضرت پر اصلاحات اندرونی کے لئے دباؤ ڈالا جاتا ہے جسکے لئے روپیہ فراغت اور کم از کم کئی برسون کا امن و امان نہایت ضروری ہے- دوسری طرف کوئی مہینہ خالی نہین جانے دیا جاتا جسمین کوئی نہ کوئی ایسا فساد کھڑا نہ کرادیا جاتا- ہو جسکی دفعیہ کیواسطے بابعالی کو نہ فقط ملکی انتظام کیطرف سے توجہ ہٹانی پڑتی ہے- بلکہ فوجون کے اجتماع اور نقل و حرکت پر زر خطیر صرف کرنا پڑتا ہے- یہ تو یقینی امر ہے کہ یورپ یونان اور ٹرکی مین لڑائی نہین ہونے دیگا- لیکن دہی دباؤ جو اُس نے آخر پر آکر ڈالنا ہے اگر ابتدا ہی مین اوس سے کام لیکر یونان کی فوجون کو کریٹ مین داخل ہی نہ ہونے دیتا- اور اوسکی فوراً گوشمالی کردی جاتی تو ٹرکی کو یکہ لاکہون فوج سرحد پر جمع کرنے مین کروڑون روپیہ ضایع نہ کرنا پڑتا- الغرض ٹرکی دول یورپ کو اپنی اپنی اغراض کی تکمیل کے لئے اچھا خاصہ شغلہ ہاتہہ آیا ہوا ہے- کوئی سلطنت تو جس نے کئی ایک ملکون پر غاصبانہ قبضہ کر رکہا ہے اور کرتی جاتی ہے اس شغلہ سے یہ فایدہ اُٹہانے کی کوشش کر رہی ہے کہ رقیب سلطنتون کو لنگلا ہوا مال اگلوانیکی فرصت نہ ملے اور کئی سلطنتین جن کو واقعی سلطان سے ہمدردی بہی کسی قدر ہی وہ اپنی اپنی جنگی تیاریون کو مکمل کرنے اور دیگر برِ اعظمون مین بلا کہٹکے اپنا سکہ جمانیکے لئے دوسری طاقتون کو مشرقی یورپ کے جہمیلے مین مبتلا رکہنا ضروری سمجہہ رہی ہین مگر آخر یہہ آنکہہ مچولا تا بکے- ان حریفون کو ایک دن کہلے میدان مین ایک دوسرے کے مقابل نکلنا پڑے گا اور اوس دن یہ تکلیفین اور اذیتین جو ٹرکی کو پہونچائی جارہی ہین اوسکے واسطے نہایت مفید ثابت ہونگی کیونکہ گو ٹرکی کو ہر وقت جرار فوج تیار رکہنی اور اوسکو ادہر سے اودہر بہیجتے رہنے مین بہت زیر بار ہونا پڑتا ہے- مگر ساتھہ ہی اوسکے افسر اور سپاہی مستعد- مشاق اور جنگ کے لئے تیار ہورہی ہین- اور یہ نقل و حرکت عثمانیہ افواج کے لئے مصنوعی جنگ اور مشق کا کام دے رہی ہی- اور اس سے ترکون کو اپنے سامان بحری و بری کی درستی اور تکمیل کے موقعے مل رہے ہین- جن کی طرف سے ممکن تہا کہ وہ امن و آسایش نصیب ہونے پر غفلت یا سستی کر جاتے-

خیر خواہان سلطنت علیہ کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ یورپین شاطر اگر اعلےٰ درجہ کے چالباز ہین تو خلیفۃ المسلمین بہی اونکو اونہی کے ہتہیارون سے جواب دینے مین کچھہ کم مشاق نہین ہین- وہ بہی اپنی دُہن مین لگے ہوئے مسیحی طاقتون کے درمیان پہوٹ پیدا کرنے مین پوری سرگرمی سے کوشش کر رہے ہین اور اپنی اس کوشش مین بہت کچھہ کامیاب ہوچکے ہین- امیر المومنین کے صبر و تحمل پر اکثر لوگ نہایت متعجب بلکہ معترض ہوتے ہین- مگر حضرت خلافت پناہی سمجہہ رہی ہین کہ اگر وہ یورپین طاقتون کو آپسمین چہڑ جانے سے پہلے میدان جنگ مین اتر آئے تو یہ سب اپنی بغض و عداوت کو چہوڑ کر پہلے خلافت عظمی کے قلع قمع کرنیکے لئے متفق ہوجائین گے- اسلئے ٹرکی کے واسطے اپنا جوہر دکہانیکا مناسب موقعہ اُس وقت آئیگا جب مسیحی طاقتین ایک دوسرے سے گتہم گتہا ہوچکی ہونگی- اور تب ہی یہ تکلیفین بہی جو اب ترکی سپاہیون کو مشق کرانے کا باعث ہورہی ہین سلطنت کے حق مین نہایت کارآمد ہونگی- اڈیٹر) +

ایضاً- روسی فوجون کا اجتماع- ٹائمز کا نامہ نگار وائینا سے اطلاع دیتا ہے کہ روس نے اپنے جنوبی صوبون مین قسطنطنیہ مین مشکلات پیدا ہونے کے اندیشہ سے بیس ہزار فوج جمع کی ہے-

{ روس بیشک جنوبی صوبجات مین فوجین جمع کر رہا ہے- مگر واقعات سے غلط یا مفید مطلب نتیجہ نکالنا ولا اپنی اخبارات کے حصہ مین آچکا ہے- یہ فوجین قسطنطنیہ مین کسی فساد ہوجانیکے اندیشہ سے نہین- بلکہ اس پیش بندی کے لئے جمع ہورہی ہین کہ جو نمکحرام ارمنی سلطنت عثمانیہ مین فساد کر چکے ہین اونکے دوسرے بہائی بند جو روسی رعایا ہین روسی علاقہ مین فتنہ برپا نہ کرسکین- ہم مانتے ہین کہ سگے زرد برادر شغال روس ٹرکی کے دوسرے ادعائی خیر خواہون سے اوسکا کچھہ کم خیر خواہ نہین- مگر اوسکی اغراض نے اُسے مجبور کر دیا ہے کہ ٹرکی سے نہ فقط بگاڑہی نکرے- بلکہ اوسکے قیام و سلامتی مین کوشان رہے- ہان جس وقت اُس نے ایشیا مین اپنے مدعا کو حاصل کر لیا- اس وقت البتہ ٹرکی کا اوس سے بڑہکر کوئی دشمن نہ ہوگا- بشرطیکہ وہ ان اغراض کے حصول ہی مین فنا نہ ہوجائے- کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب دو انجن مساوی طاقت کے ایک دوسرے سے ٹکراتے ہین تو دونون چکنا چور ہوجاتے ہین اسی طرح روس کا یون ملیامیٹ ہوجانا ناممکنات مین سے نہین ہے- وکیل } +

لنڈن ۳۰- مارچ- یونان کا اعلان جنگ دول یورپ کے برخلاف- شب گذشتہ مسٹر کرزن (نائب وزیر صیغہ خارجیہ) نے انگریزی امیر البحر متعینہ کریٹ ایڈمیرل ہیرس کا تار پڑہکر سنایا کہ باوجود دول اجنبیہ کے امیر البحرون کی فہمائش کے باغیان کریٹ نے یونانیون کو امداد دی ہے- اور اُس قلعہ کو جو کینیا (خانیہ) کے مقابل ہے فتح کر لیا ہے- ایڈمیرل ہیرس نے اپنی تار کے اخیر لکہا ہے کہ (یونانی فوج کے افسر اعلےٰ) کرنل وساس نے فی الواقع دول عظام کے برخلاف جنگ کا اعلان دیدیا ہے-

ایضاً- ایک آسٹروی پلٹن کریٹ پہونچگئی ہے جو بمقام سودا خشکی پر اتار دیگئی ہے-

لنڈن ۲۹- مارچ- بجٹ ہند و افلاس ہندیان- اخبار ٹائمز بجٹ ہند پر ایک خاص مضمون لکہکر مسٹر رحمت اللہ سیانی کی تقریر دربارہ افلاس باشندگان ہند کی تردید کرتا ہے- اور فنڈ امداد قحط زدگان کے انتظام کی تعریف کرتا ہے- (انگریزی اخبارات اگر روز روشن مین آفتاب کے وجود سے انکار کرتے رہین تو اسکا کوئی علاج نہین ہوسکتا- ہندوستان کی افلاس و بیچارگی کا ثبوت خود اسی فنڈ امداد قحط زدگان کے وجود سے بڑہکر کیا ہوسکتا ہے- کیا انگلستان مین بہی اس صدی مین امداد قحط زدگان کے فنڈ کی ضرورت پیش آئی ہے؟- وکیل) +

لنڈن- ۲۹- مارچ- امداد قحط زدگان کے فنڈ کی مقدار چار لاکہہ ساٹہہ ہزار پونڈ ہوگئی ہے- +

ایضاً- جدید گورنر- کیپ کولونی سر الفرڈ ملنر (مصنف کتاب "مصر مین انگریز") کو جو الوداعی ڈنر دیا گیا اُس مین مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادیہائے نے تقریر کی کہ انگلستان ان تمام حقوق کو جو بروئے معاہدہ لنڈن (یہ معاہدہ ٹرانسوال کے ساتہہ ۱۸۸۱ء مین ہوا تہا) اوسکو حاصل ہین اور نیز جنوبی افریقہ مین اپنی شہنشاہی حیثیت کو قایم رکہیگا- اگر وہ ریاستین جن مین ڈچ لوگون کا غلبہ ہے (یعنی ٹرانسوال اور اورنج فری سٹیٹ) آپسمین اتحاد کر کے انگلستان کی بجائے دیگر دول یورپ سے امداد وغیرہ کی توقع کرینگی تو انگلستان اس امر کو کبہی روا نہین رکہیگا- اور جب تک ایسے اتحاد سے دست برداری نہ کی جائے گی- موجودہ مشکلات کا کوئی قابل اطمینان قطعی تصفیہ نہین ہوسکیگا- ناظرین کو اس سے بعد کی بعض تارون سے معلوم ہوجائے گا کہ ٹرانسوال اور انگلستان کے تعلقات دن بدن زیادہ کشیدہ ہوئے چلے جارہے ہین- جنکا انجام آخر یہ ہوگا کہ عنقریب دونون فریقون مین خونخوار لڑائی شروع ہوجائے گی- وکیل) +

کلکتہ- ۳۰- مارچ- جنوبی افریقہ مین کشیدگی- اخبار ڈیلی نیوز کو خاص تار موصول ہوا ہے کہ انگلستان اور ٹرانسوال مین کشیدگی بڑہ رہی ہی- گورنمنٹ ٹرانسوال نے انگریز آبادکارون کے اخبار سٹار کو بند کر دیا ہے- +

لنڈن- ۳۰- مارچ- ہنگامہ کریٹ- دول اجنبیہ کے امیر البحرون نے دول سے درخواست کی ہی کہ مقبوضہ قصبات کی حفاظت کے لئے ایک ایک پلٹن اور روانہ کرین- +

ایضاً- ولیعہد یونان بمقام لاریسا پہونچگیا ہے- جہان رعایا اور فوج نے بڑی جوش و خروش سے

اوسکا استقبال کیا- (لاریسا صوبہ تہسلی کا صدر مقام ہے اور اوسکی آبادی ۱۳۶۱۰ ہے- صوبہ تہسلی کے اضلاع حسب ذیل ہین- لاریسا- آرتا- تری خالا- اسکا رقبہ ۵۰۷۳ میل مربع ہے- یہ صوبہ ۱۸۸۱ء مین دول یورپین ترکی سے جو اس وقت واقعی بے دست و پا تہی- جبرًا یونان کو دلوا دیا تہا- اس وقت اسکی آبادی ۲ لاکھ ۹۴ ہزار تہی- اب ساڑہے تین لاکھ کے قریب ہے جسمین سے تقریبًا پچاس ہزار مسلمان ہین- اڈیٹر-) +

ایضًا- ڈیوک آف سپارٹا (یعنی ولیعہد یونان) نے یونانی فوج مقیم سرحد کی کمان لی ہے-

انگلستان نے دول اجنبیہ کے ایمبیسڈرون کی درخواست کے جواب مین مالٹا سے چھ سو گورکھا سپاہیون کو کریٹ جانیکا حکم دیا ہے-

دارالعوام مین مسٹر کرزن نے بجواب سوال بیان کیا کہ دول اجنبیہ کے ایمبیسڈرون نے روسی سفیر متعینہ قسطنطنیہ کی وساطت سے مکرر درخواست کی ہے کہ کریٹ پر یورپین گورنر مقرر کیا جائے- اور ترکی فوجون کو جزیرہ سے واپس بلا لیا جائے- مسٹر مذکور نے کہا کہ انگلستان اس درخواست سے متفق ہے- اور دوسری طاقتین اسپر غور کر رہی ہین- (جنوبی افریقہ کے علاقجات متابلی لینڈ- مشونا لینڈ- بیکوآنا لینڈ وغیرہ وغیرہ مین وہان کے باشندے انگریزی حکومت اور انگریزی فوج کی اقامت سے ویسے ہی ناراض ہین جیسے کہ کریٹی ترکی حکومت سے- کیا مسٹر کرزن وہان پر بھی کسی یورپین کے گورنر ہونے اور انگریزی فوج کے بلا لئے جانے سے متفق ہین- وکیل-) +

لنڈن- ۳۱ مارچ- ہنگامہ کریٹ- گولہ باری- باغیان کریٹ نے ۴ گھنٹون کی لڑائی کے بعد قلعہ سینیا لونگا کو فتح کر لیا ہے- (یہ قلعہ کریٹ کے شمال مشرق مین ساحل پر واقع ہے- اڈیٹر-) انہون نے ایک ترکی بادبانی چھوٹے جہاز کو بہی جسپر سامان حرب بار تہا غرق کر دیا ہے- اور نیز قلعہ عزیز الدین کو جو خلیج سودا پر واقع ہے حملہ کیا ہے- دول اجنبیہ کے جہازون نے اونپر گولہ باری کی ہے اور قلعہ مذکور پر قبضہ کرنے کے لئے مشترکہ فوج روانہ کی ہے- +

لنڈن- یکم اپریل- ہنگامہ کریٹ- دول عظام نے یونان کی پیش قدمی اور شرارت کے جبرًا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے- اور تمام اس امر پر متفق ہو گئے ہین کہ یونان کے ساحل کا عنقریب محاصرہ کر لیا جاوے- بعض طاقتین اور علی الخصوص روس دول اجنبیہ کے ایمبیسڈرون کی اس درخواست کو کہ کریٹ پر کوئی یورپین گورنر مقرر کیا جاوے اور ترکی فوجین وہان سے ہٹا لیجائین قبول نہین کرتا- کیونکہ اونکی رائے مین کریٹ مین نئی حکومت قائم کرنیسے پہلے یونانی فوجون کا ہٹا لیا جانا ضروری ہے-

کل (۳۱- مارچ) کو سخت گولہ باری ہوتی رہی- باغی سودا کے اردگرد کی پہاڑیون پر قابض ہونے کی کوشش کرتے رہے- +

لنڈن- ۳۱- مارچ- پریسیڈنٹ کروگر کا پوتہ- جوہانزبرگ (واقع ٹرانسوال) سے تار موصول ہوا ہے کہ پریسیڈنٹ کروگر کے پوتہ لفٹنٹ ایلاف نے جو پولیس کا اعلےٰ افسر ہے بمقام کروگرزدارپ گہوڑ دوڑ کے میدان مین چند انگریزون سے جہگڑا ہو جانے پر ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی شان مین نامناسب کلمات کہے- وہ (گورنمنٹ ٹرانسوال کے حکم سے) بدوران تحقیقات معطل کر دیا گیا ہے- (انگلستان اور ٹرانسوال کے موجودہ تعلقات اور انگریزون کے ٹرانسوال کی ڈچ حکومت کی نسبت جو کچہہ نیک ارادے علانیہ طور پر ظاہر ہو چکے ہین- اونکو اگر مدنظر رکہا جائے تو لفٹنٹ ایلاف کو اس واقعی قابل سرزنش اور نامعقول حرکت سے معذور سمجہا جا سکتا ہے- مگر باین ہمہ پریسیڈنٹ کروگر نے خود اپنے پوتہ کو معطل کر کے تحقیقات کا حکم دیدینے سے جس عمدہ حوصلگی- جوانمردی- اور خالص تہذیب کا ثبوت دیا ہے اوس سے انگلستان کے مہذبین کو شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے- اور خود انگلشیہ گورنمنٹ کو بہی سبق حاصل کرنا لازم ہے- کہ اوسکے زیر سایہ کہئی نطفہ ناتحقیق ہندوستانی و انگریزی اخبارات اور بعض بدباطن افراد ایک ایسی جلیل القدر شاہنشاہ کو (خاک بر روئے دشمنانش) جو دنیاوی وجاہت مین قیصر ہند کے ہمپلہ اور دینی حیثیت سے علیا جناب قیصرہ ممدوحہ کی کئی کروڑ رعایا کا معتقد ہے بے نقط تبرے سنا رہے ہین اور مغلظات بک رہے ہین- لیکن وہ اس قبیح حرکت کا کوئی انسداد نہین کرتی- سمجہہ مین نہین آتا کہ یہ انگریزی اخبارات کس برتے پر چند مصری اخبارات کو جنہین آخر مصری گورنمنٹ نے سنگین سزا دی- اور اب لفٹنٹ ایلاف کو بدزبان- قابل دار اور گشتنی و گردن زدنی بتا رہے ہین- قیصرہ ہند کی ذات والا نہایت ان بے اصول خوشامدی اخبارون کی حمایت کی محتاج نہین- خداوند کریم نے اس نیک نیت شاہزادی کو ایسے اوصاف ظاہری و باطنی عطا کر رکہے ہین کہ انگلستان کا جانی دشمن بہی انکی تعریف کئے بغیر نہین رہ سکتا- لیکن انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح انگریز اپنے بادشاہ کی نسبت گستاخانہ کلمات نہین سننا چاہتے- اسی طرح وہ دوسرے بادشاہون کو بہی ناہموار باتین سناکر اونکی رعایا کو برانگیختہ نہ پہونچائین- ٹرچ لوگ بہت بے تکلف ہوتے ہین حتی کہ ٹرانسوال والے اپنے پریسیڈنٹ کو چچا اوم پال پکارتے ہین اس صورت مین پریسیڈنٹ موصوف نے اپنے طریق عمل سے جس سچی شرافت کا اظہار کیا ہے- کیا انگریزون سے کوئی نظیر دیسکتے ہین- اور اگر وہ اپنی بدزبانیون سے باز نہ آئے تو اونکو غالبًا ہوا ایک دشمن سلطان اعظم یا مسٹر کروگر ایسا شریف النفس نہین مل سکیگا- اور اس پیرانہ سالی مین مادر مہربان قیصرہ ہند کو دشمنون کی بدکلامی کا نشانہ بنانیوالے خود انگلستان وغیرہ کے اخبارات اور انگلستانی حضرات ہونگے اونکو ۵ ہر چہ بر خود پسندی بر دیگران مپسند- کو ہر وقت پیش نظر رکہنا چاہیئے- اڈیٹر-) +

لنڈن- یکم اپریل- ہنگامہ کریٹ- افواج دول- ایمبیسڈرون کی درخواست دوبارہ کمک کے جواب مین فرانس نے اوچھہ سو بحری سپاہی کریٹ کو روانہ کئے ہین- ایمبیسڈر اب ہر ایک طاقت سے ایک ایک بیٹری توپخانہ مانگ رہے ہین-

یونانی فوج کے افسر کرنل وساس نے دول اجنبیہ کے ایمبیسڈرون کے بیانات کو غلط قرار دیکر اونپر باضابطہ احتجاج کیا ہے اور اس بات سے انکار کیا ہے کہ یونانی فوجون نے باغیون کو امداد دی ہے-

دول عظام کے جہازات نے گولہ باری کر کے باغیون کو سودا سے پیچہے ہٹا دیا ہے-

ایضًا- اتفاق دول اور اوسکی مشکلات- دول یورپ وقت طلب خط و کتابت کے بغیر کوئی امر فیصل نہین کر سکتین- اسلئے متواتر توقف اور رائے مین تغیر ہوتے رہتے ہین- روس نے کریٹ مین مزید فوج بہیجنا منظور کر لیا ہے- مگر آسٹریا انکار کرتا ہے- جرمنی نے ابتک کوئی فوج نہین بہیجی- اور فقط ایک گروزر (نیم جنگی جہاز) بہیجا ہوا ہے- +

ایضًا- قیصر روس کی والدہ (یہ بیگم شاہ یونان کی چہوٹی ہمشیرہ اور شاہ ڈنمارک کی لڑکی ہے) جو آجکل کوپن ہیگن (دارالخلافہ ڈنمارک) مین ہے اوس کونسل مین شریک ہوگی جو بمقام مذکور اس امر پر بحث کرنیکے لئے ہونیوالی ہے کہ شاہ یونان کیلئے بہترین طریق عمل کیا ہوگا- +

لنڈن- یکم اپریل- انگلستان کو اس سال ۱۰۳۹۴۹۸۸۵ پونڈ یعنے سال ماقبل سے بیس لاکھ اور اندازہ سے تخمینًا ۲۲ لاکھ پونڈ زیادہ آمدنی ہوئی ہے- اور بعد وضع خرچ ۱۷ لاکھ پونڈ فاضلہ بچے ہین- +

لنڈن- ۲ اپریل- ہنگامہ کریٹ- کوہی توپخانہ- انگلستان کریٹ کو ایک کوہی بیٹری اور ۱۸ توپچی روانہ کرنے لگا ہے- کریٹ کے محاصرہ کرساتہہ ساحل یونان کا بہی محاصرہ کرنیکے لئے غالبًا دول اجنبیہ کے بحری بیڑون مین اضافہ کی ضرورت ہوگی- مسٹر کرزن نے بجواب سوال دارالعوام مین بیان کیا کہ ترکی فوجون کو کریٹ سے جلد ہٹا لئے جانیکے لئے دول یورپ حتی الامکان کوشش کر رہی ہین- مگر جبتک اونکی جگہہ لینے کے لئے یورپین فوجین بہم نہ پہونچ جائین- تب تک ترکی فوج کا ہٹایا جانا ناممکن ہے- روس بہی ایک کوہی بیٹری کریٹ کو بہیجنے والا ہے- کریٹی باغیون نے مقام بوت سنایا کی جنگی چوکی پر جس مین یورپین فوج مقیم ہے گولہ باری کی ہے- اطالین توپخانہ نے اسکے جواب مین گولہ باری کی جسپر باغی پیچہے ہٹ گئے- +

لنڈن- ۲- اپریل- مسٹر بلفور نے چند اعتراضون کے جواب مین جو گورنمنٹ کی پالیسی دربارہ کریٹ پر کئے گئے- بیان کیا کہ دول اسبات پر متفق ہین کہ ٹرکی کے حصہ بحرون پر کوئی ہرجونگ مچنے پائے- اور کہ جو پالیسی اختیار کیگئی ہے وہ امن عامہ اور آزادی کی خاطر اختیار کیگئی ہے- +

لنڈن- ۲- اپریل- مسٹر سیسل رہوڈس کیپ کولونی کی پارلیمنٹ مین اپنے فرائض کے سنبہالنے کے لئے کل یہان سے روانہ ہو جائینگے- +

ایضًا- پارلیمنٹ مین کل کے اجلاس مین مسٹر کرزن نے بجواب سوال بیان کیا کہ ترکی فوجون کے کریٹ سے ہٹا لئے جانیکے بعد دول یورپ کریٹ مین اپنی فوجین مقیم رکہنے کا ارادہ رکہتی ہین- +

اسلامی دنیا کی خبریں

ٹرکی کی بحری و جنگی تیاریوں کی نسبت جو فروری کے آخری ہفتہ سے بڑی سرگرمی کیساتھ جاری ہیں، اس ہفتہ نئی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ کریٹ کے مخصمہ میں باب عالی نے کل بلقان یورپ کے ذمہ ڈالکر خود سردست بالکل خاموش رہکر ان کا آپس میں لڑتا جھگڑتا دیکھتے رہنا زیادہ تر مصلحت سمجھا ہے۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ کہ کریٹ کو سلطان المعظم نے بالکل اُنکے حوالہ کر دیا ہے۔ وہاں سلطانی فوج برابر موجود ہے۔ اور زائد فوجیں اور سامان جنگ بھی برابر بھیجا جا رہا ہے۔ مندرجہ ذیل خبریں سے جو سلسلہ وار درج کی جاتی ہیں ناظرین کو کل کیفیت بخوبی معلوم ہو جائیگی :-

سالونیکا سے ۲۶- فروری کو حسب ذیل تار موصول ہوا۔ باب عالی کیطرف سے یہاں احکام وارد ہوئے ہیں کہ فوج ردیف کی ۱۰ پلٹنوں کو جو براہ رودوستو و چورلو اول الذکر ریجمنٹ مورا پر یورپین ٹرکی کا بڑا بندرگاہ۔ دوسرا اُسکے قریب بجانب شمال ریلوے سٹیشن ہے) ایشیائے کوچک سے بترتیب روانہ کی جاوینگی۔ سرحد یونان پر پہنچانیکے لئے بسرعت تیاریاں کی جائیں ان فوجوں کو مقام چورلو سے مسلسل ٹرینوں پر سالونیکا پہنچایا جائیگا۔ ان میں سے نو ٹرینوں کی آج شام کو پہنچنے کی امید ہے شب گذشتہ دو پلٹنیں سرحد بلغاریا سے یہاں پہنچیں اور مقام کاترینا (بندرگاہ واقعہ بر خلیج سالونیکا جو سرحد یونان سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے) ۱۸ کرپ توپیں سپیشل ٹرین پر مقام ویریا (سالونیکا سے بجانب غرب بفاصلہ چالیس میل اور سرحد یونان سے بھی تقریباً اسیقدر بجانب شمال واقع ہے) بھیجی گئی ہیں۔

۲ مارچ کو مقام مذکور سے حسب ذیل تار موصول ہوا۔ جنگی تیاریاں بہت وسیع پیمانہ پر جاری ہیں ۱۰ ٹرینیں جنمیں سے ہر ایک میں ۳۹-۳۹ گاڑیاں ہیں۔ اناطولیہ سے ردیف فوج کو لا رہے ہیں۔ نوشجانہ کی بہت بڑی طاقت بمعہ سامان حرب اور وردی اور پوشاک کی مقدار عظیم کی براہ رودوستو چورلو اور سالونیکا مقام ویریا پہنچگئی ہے۔ وہاں سے یہ سب فوجیں سرحد یونان کو بھیجی جا رہی ہیں۔ یہاں ابتک امن برابر قائم ہے۔ مگر کارروائی تقریباً بند ہے۔

نیویارک ہیرلڈ کا نامہ نگار ۱۰ مارچ کو لکھتا ہے۔ کہ اب تک ولایت مقدونیہ میں اڑھائی لاکھ فوج جرار جمع ہو چکی ہے جسکا سب سامان ہر طرح سے مکمل ہے۔ اور ترکی شہران سرحد یونان کو نوالہ بنانیکے لئے گورنمنٹ سے صرف ایک اشارہ کی منتظر بیٹھی ہیں۔

بابعالی نے دو سے ہزار دو یعنے صوبہ ایڈریانوپل کی فوج کیلئے ۵۰ ہزار میگزین رائفلیں ساسر طرز کی جو تین سو نوے صندوقوں میں بند تھیں روانہ کی ہیں۔ اور ساتھ ہی چند افسروں کو روانہ کیا ہے۔ کہ سپاہیوں کو انکا استعمال سکھائیں۔

تار پیڈو کشتیاں برق افشاں۔ ولیم۔ اجیر۔ اور سہام پر نامجس قسم کی جلد چلنے والی توپیں چڑھائی گئی ہیں (لیوانٹ ہیرلڈ۔ ۱۔ مارچ)۔

آہن پوش جہاز حفظ رحمن کی کامل مرمت ہو گئی ہے (ایضاً)

بابعالی نے یونان کی سرکوبی کے لئے اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم اردو کی افواج ردیف کو جنکی تعداد ۱۰ پلٹنیں یا ۱۰ ہزار سپاہی بنتی ہیں طلب کیا ہے۔ ان میں سے ۱۴ ہزار سپاہی اسپیریل گارڈ کی ہونگی۔ تیسرا اردو کی جنگی جمعیت مکمل ہو چکی ہے۔ صیغہ جنگ نے ولایت سالونیکا۔ مناسطر اور جنینا کے سول حکام کو فوج کے لئے ساڑھے ۶ لاکھ ارقیہ غلہ جمع کرنے کا حکم دیا ہے طلب کردہ ردیف فوج سات حصوں میں منقسم ہوگی۔ ہر ایک کیساتھ مجروحین کو اٹھانیکی دو دو پلٹنیں ہونگی۔ ایسی چار پلٹنیں تیار ہو کر سالونیکا کو جا چکی ہیں۔ اعلیحضرت سلطان المعظم کے حکم الجزم ہر ایک پلٹن پیدل کی جمعیت ۸۵۰ سپاہیوں کی کر دیگئی ہے۔ اور بغداد کے اردو کی ہر پلٹن کی جمعیت ۷۵۰ سپاہیوں کی۔ محکمہ بحریہ کو سرحد یونان پر جمع شدہ فوج کے ساتوں حصوں کے درمیان اور فوجی ہیڈ کوارٹر تک تار لگا دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ کریٹ کی ترکی فوج کے لئے ایکہزار بوری آٹا سمرنا سے روانہ کیا گیا ہے۔ اور قصبہ بردیز کے مسلمانوں کیلئے غلہ بھی بھیجا گیا ہے (ایضاً)

کرنیل مظہر بے کو اطالین پادری کے قتل کی پاداش میں حلب کے کورٹ مارشل نے تنزل کر دینے اور تین برس قلعہ میں نظر بند رکھنے کی سزا دی۔ جسکو بابعالی نے اٹلی اور فرانس کے سفرا کی ملتجیانہ پرست العمر کی نظر بندی سے متبدل کر دیا۔

ناظر فنانس وزیر صیغہ مال کو ٹائمز لکھتا ہے کہ سلطان المعظم نے اس امر سے خوش ہو کر کہ اُسنے جنگ کے متوقعہ پر کام آنے کے لئے تین لاکھ پونڈ ترکی جمع کر رکھے تھے۔ مرصع تمغہ عطا کیا ہے۔ ٹائمز کی بیان کی پہلے یہ اصلاح کر دینی ضروری ہے کہ وزیر موصوف نے ایک کروڑ پونڈ (۱۰ کروڑ روپیہ) اس کام کیلئے محفوظ کر رکھے تھے نہ کہ صرف تین لاکھ پونڈ۔ ٹائمز اس خبر کو نہایت حقارت آمیز پیرایہ میں تحریر کرتا ہے۔ مگر جو شخص ٹرکی کی مالی حالت سے واقف ہیں وہ جان سکتے ہیں کہ جب سلطنت کی کل سالانہ آمدنی پونے دو کروڑ کے قریب ہو۔ اعدا کی سرغہ اور طرح طرح کی مشکلات سے معمولی اخراجات کے علاوہ یہ معمولی خرچوں کی ہر وقت بہرار رہتی ہو۔ اسصورت میں وزیر صیغہ مال کا ۱۰ کروڑ روپیہ محفوظ رکھ سکنا۔ بیشک اُنکی بینظیر ذہانت عقلمندی اور حسن انتظام پر دلالت کرتا ہے۔ اور وہ اپنے شہنشاہ کی جناب سے اعلے اعزاز و اکرام کا پورا مستحق ہے۔

خلیفہ عبداللہ تعائیشی نے عثمان دغنہ کو بربر کا گورنر مقرر کیا ہے جہاں اُسنے ۵ جنوری کو پہنچکر اپنی عہدہ کا انتظام کیا اور فوراً ۲۲ ہزار فوج جمع کر لی۔ جسکا بہت سا حصہ بنی رائفلوں سے مسلح ہے۔ یہ رائفلیں حبشیوں کی سالطت سے خریدی گئی ہیں

خدیو مصر نے عید الفطر کی نماز سے فارغ ہونے پر سب سے پہلے خلیفہ اعظم حضرت امیر المومنین کیخدمت میں مبارکبادی کا تار بھیجکر اپنی محبودیت اور اخلاص کا اظہار کیا۔ اور دوسرے دن ہز اکسیلنسی غازی مختار پاشا عثمانیہ کشمر کے مکان پر جاکر اُنسے ملاقات کی۔

بابعالی نے سرحد یونان پر فوج تہاب جمع کرنے کے علاوہ سرویا اور بلغاریا کو حد اعتدال سے تجاوز نکرنے دینے کے لئے وہاں کی سرحدوں پر زبردست فوجیں جمع کر دی ہیں۔

بوسینیا ہرزیگوینا اور ہنگری کے مسلمان سلطنت عثمانیہ کی فوجی امداد کیلئے بڑی فراخدلی سے چندہ جمع کر رہے ہیں مصر کے ہر ایک قصبہ میں بھی یہ کام بڑی مستعدی سے جاری ہے۔ اور ابتک معقول رقمیں آستانہ علیہ کو بھیجی جا چکی ہے۔ قاہرہ کے چند کنندہ کمیٹی کی طرف سے خدیو المکرم کی خدمت میں ڈیپوٹیشن بہ التجا لے کر حاضر ہوا کہ وہ اس انجمن کی سرپرستی قبول فرمائیں۔ جس کو حضور ممدوح نے بڑی خوشی سے منظور فرمالیا۔ دوسری طرف یونانی بھی اپنی سلطنت کی امداد کیلئے ایسی سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کو اُس سے غیرت ہونی چاہیئے۔ اسکندریہ کے ایک یونانی تاجر نے شاہ یونان کو لکھا ہے۔ کہ جو پلٹن سب سے پہلے حدود یونان کو عبور کر کے ٹرکی کے پہلے شہر پر قبضہ کریگی اُس کو میں پانچ لاکھ فرینک انعام دونگا۔ ایک یونانی تاجر نے جو امریکہ میں رہتا ہے گورنمنٹ یونان کو ایک لاکھ فرینک یومیہ جنگ کے شروع ہونے پر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسکندریہ کی ایک یونانی عورت کے پاس گل کائنات ایک پونڈ تھا۔ وہی اُسنے چندہ امداد یونان میں دیدیا۔

دولتلو حسن پاشا وزیر صیغہ بحری نے بیشک عالی حوصلگی دکھلائی ہے جو تاریخ عثمانیہ میں ہمیشہ یادگار رہیگی ہنگامہ کریٹ کے برپا ہونے پر جب بحری بیڑہ کی تیاری ضروری سمجھی گئی تو اُنہوں نے گورنمنٹ کی مالی مشکلات کو پیش نظر رکھکر سلطنت سے کسی روپیہ کا مطالبہ نہ کیا۔ بلکہ بنک عثمانیہ کیساتھ خود اپنے نام سے پانچ لاکھ پونڈ کا حساب کھول کر بحری لشکر اور جہازوں کی درستی و تعمیر پر روپیہ خرچ کرنا شروع کر دیا۔ جزاہ اللہ جزاً جزا

اعلیحضرت امیر المومنین نے جنگی اخراجات کے لئے خزانہ سے ایک کروڑ پونڈ وزیر صیغہ مال کو عطا فرمائے ہیں۔

دولتلو عون الرفیق پاشا شریف مکہ نے وہاں کے عثمانیہ طبی مجلس کو دو ہزار روپیہ ماہیت کی خوردبین عطا کی اور عنقریب مکہ معظمہ میں بکٹریالوجیکل ہسپتال اپنے صرف خاص سے تیار کرانیوالے ہیں۔

سمرنا ایدن ریلوے کو ہفتہ مختتمہ ۲۰ فروری میں ۴۸۳۳ پونڈ آمدنی ہوئی۔ سال گذشتہ کے اس ہفتہ میں ۴۳۰۲ پونڈ ہوئی تھی۔

اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین نے لیلۃ القدر کو جامع حمیدیہ میں نماز تراویح ادا فرمائی محل ہمایوں سے مسجد تک تمام راستہ چراغاں سے روز روشن کی طرح منور تھا۔

تھسلی کے مسلمان یونانیوں کے جور و ظلم سے تنگ آکر ٹرکی کو مہاجرت کرنیکا ارادہ کر رہے ہیں۔

اسمٰعیل بے نائب گورنر کریٹ نے گورنمنٹ عثمانیہ سے آٹا مانگ بھیجا ہے (ترکی اخبارات مطبوعہ یکم مارچ)

ترکی قومی قرضہ کی کمیشن کو ماہ دسمبر ۱۸۹۶ء میں ۲۷۵۴۴۴ پونڈ آمدنی ہوئی ۱۸۹۶ء کے آخری نو مہینوں میں کل آمدنی ۱۰۴۳۲ پونڈ ہوئی بمقابلہ ۱۸۹۵ء کے انہی مہینوں میں ۸۸۵۵۱۸ پونڈ ہوئی تھی۔

منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مہتمم مطبع سپیریر نے کے اہتمام سے طبع روزنامہ ارمرتسر میں طبع ہوا۔